28

من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی

دُرّ الثمین

DATA ENTERED

فی مبشرات النبی الامین

تصنیف لطیف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بالحواشی

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی

الناشر

کتب خانہ علویہ رضویہ مسجد نوری ڈجکوٹ روڈ لائلپور

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

مَن رَانِی فِی المَنَامِ فَقَد رَاٰنِی فَاِنَّ الشَّیطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی (الحدیث)

دُرُّ الثَّمِین

فی مبشّراتِ النبیّ الامین

تصنیف لطیف

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بالحواشی

مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی

ترتیب و ترجمہ

علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

الناشر

کتب خانہ علویہ رضویہ مسجد نوری حنفیہ نزد چنیوٹ روڈ لائل پور

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے علاوہ محصول ڈاک

کتبہ عبدالغفور رحمیل مقبول پوری

DATA ENTERED
۲۹۷۶۲۸
۵۸۴۹
۱۴۷۱۲

طباعت	۱۳۸۶ھ
بارسوم	ایک ہزار
قیمت	ایک روپیہ پچیس پیسے
مطبوعہ	راست گفتار پریس لائلپور
ناشر	مکتبۂ علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور
کتابت	عبدالغفور جمیل مقبول پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حالات و تصانیف

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی کا نام قطب الدین احمد اور تاریخی نام عظیم الدین[۱] ہے۔ مگر "ولی اللہ" کے نام سے مشہور و معروف ہوئے۔ ۴ شوال ۱۱۱۴ھ ۲۱ فروری ۱۷۰۳ء کو اپنی ننہال قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ حسبِ رواج پانچ سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز ہوا، ساتویں سال میں قرآن شریف ختم ہوا اور فارسی تعلیم شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ دس سال کی عمر میں فوائد ضیائیہ (شرح ملا جامی) پڑھ لی۔ اور مطالعہ کتب کی استعداد پیدا ہو گئی۔ چودہ سال کی عمر میں شادی ہوئی۔ پندرہ سال کی عمر میں اپنے والد ماجد شاہ عبد الرحیم سے بیعت ہوئے اور اشغال مشائخ نقشبندیہ کی تعلیم حاصل کی۔ اسی سال تفسیر بیضاوی کا ایک جز پڑھ کر تعلیم سے فراغت حاصل کر لی۔ شاہ عبد الرحیم نے اس موقعہ پر بطور اظہار خوشنودی ایک عام ضیافت کا انتظام کیا اور شاہ ولی اللہ کو درس کی اجازت دی۔

شاہ ولی اللہ نے مندرجہ ذیل کتابیں سبقاً سبقاً پڑھیں:۔

حدیث:۔ مشکوٰۃ (باستثنا ء از کتاب البیوع تا کتاب الآداب)

صحیح بخاری (تا کتاب الطہارت) شمائل ترمذی (کامل)

---

[۱] "عظیم الدین" سے ۱۱۱۵ھ برآمد ہوتے ہیں۔ اس میں ایک عدد زیادہ ہے۔

تفسیر:۔ تفسیر بیضاوی (یک جز) تفسیر مدارک (یک جز)

فقہ و اصول فقہ:۔ شرح وقایہ (کامل) ہدایہ (کامل) حسامی (کافی حصہ)
توضیح وتلویح (کافی حصہ)

منطق وکلام: شرح شمسیہ (کامل)، شرح مطالع الانوار (جزوی) شرح عقائد
مع حاشیہ خیالی و شرح مواقف (یک جز)

سلوک و تصوّف: عوارف المعارف و رسائل نقشبندیہ

علم الحقائق: شرح رباعیات جامی، لوائح، مقدمہ شرح لمعات، مقدمہ
نقد النصوص۔

فن خواص اسماء و آیات: خاص مجموعہ شاہ عبدالرحیم۔

طب: موجز القانون،

فلسفہ: شرح ہدایۃ الحکمۃ۔

نحو: کافیہ و شرح کافیہ (از ملّا جامی)

علم معانی: مطوّل، مختصر المعانی

ہندسہ و حساب: ان فنون میں بھی رسالے پڑھے۔

شاہ صاحب خود لکھتے ہیں ؎

"دریں میان سخناں بلند در ہر فن بخاطر میرسید و از کوشش زیادہ تر
کشاد کار بنظر می آید"[1]

---

[1] ملاحظہ ہو جزء اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف (مشمولہ انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ
ص ۱۹۵ مطبوعہ مطبع احمدی واقع دہلی متعلق مدرسہ عزیزیہ، سال طباعت ندارد)

شاہ ولی اللہ کی عمر کا سترہواں سال تھا کہ ان کے والد شاہ عبد الرحیم نے ۱۲ صفر ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸ء کو انتقال فرمایا۔ اس کے بعد کم و بیش بارہ سال تک شاہ صاحب نے مسندِ درس کو زینت بخشی۔ ۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۱ء کے اخیر میں حج و زیارت سے مشرف ہوئے ایک سال حجاز مقدس میں مقیم رہے اور رجب ۱۱۴۵ھ / ۱۷۳۲ء میں بخیریت تمام وطن واپس ہوئے [1]

شاہ صاحب ایک مرتبہ تمام کتب متداولہ اپنے والد سے پڑھ چکے تھے جن میں معقولات کا سلسلہ بواسطہ میر زاہد ہروی محقق دوانی تک پہنچتا ہے۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے محمد افضل محدث سیالکوٹی سے کتبِ حدیث کی سند لی جن کا سلسلہ صرف دو ایک واسطوں سے حضرت مجدد الف ثانی (ف ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) تک پہنچتا ہے۔ تیسری مرتبہ مشائخ حرمین شریفین خصوصاً شیخ ابو طاہر مدنی سے استفاضہ و استفادہ فرمایا۔

شاہ ولی اللہ نے حج و زیارت سے واپس آکر دہلی میں تدریس و تبلیغ اور اصلاح و تذکیر کے فرائض انجام دیئے اور کم و بیش تہائی صدی تک شاہ صاحب کا یہ کام جاری رہا۔ ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء کو شاہ صاحب کا انتقال ہوا۔ اور دہلی میں مہندیوں کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ چار صاحبزادے شاہ عبد العزیز (ف ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء) شاہ رفیع الدین (ف ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۷ء) شاہ عبد القادر (ف ۱۲۳۰ھ / ۱۸۱۴ء) اور شاہ عبد الغنی یادگار چھوڑے۔ جنہوں نے اسلام اور ملت اسلامیہ کی گراں قدر خدمات انجام دیں [2]

شاہ ولی اللہ کے زمانے میں سیاسی ابتری و انتشار کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ مغلیہ حکومت کے تناور درخت کی جڑیں کھوکھلی ہو رہی تھیں۔ تخت نشینی کے لئے آئے دن کشت و خون کا

---

[1] شاہ ولی اللہ کے یہ حالات جزء اللطیف فی ترجمۃ العبد اللطیف (صفحہ ۱۹۲-۱۹۶) سے ماخوذ ہیں۔
[2] حکیم عبد الحی مؤلف نزہۃ الخواطر نے شاہ ولی اللہ کے ایک صاحبزادے "محمد دہلوی" کا بھی ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو نزہۃ الخواطر جلد ہفتم صفحہ ۴۲۲ (حیدر آباد دکن ۱۹۵۹ء)

Marfat.com

بازار گرم رہتا تھا۔ صوبیدار مرکز سے باغی ہو رہے تھے۔ امراء و رؤسا آپس میں برسرِ پیکار تھے۔ شاہ ولی اللہ نے دہلی میں مندرجہ ذیل دس بادشاہوں کا دورِ حکومت دیکھا۔

(۱) اورنگ زیب عالمگیر ۱۱ ذی قعدہ ۱۰۶۸ھ تا ۲۸ ذی قعدہ ۱۱۱۸ھ

(۲) شاہ عالم بہادر شاہ اول غرہ ذی الحجہ ۱۱۱۸ھ تا ۲۱ محرم ۱۱۲۴ھ

(۳) معز الدین جہاندار شاہ ۱۱۲۴ھ تا ۸ محرم ۱۱۲۵ھ قتل کیا گیا۔

(۴) فرخ سیر ۱۱۲۵ھ تا ۸ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ قید ہوا

(۵) رفیع الدرجات ۹ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ تا ۲۰ رجب ۱۱۳۱ھ تین ماہ ۱۱ دن بادشاہ رہا

(۶) رفیع الدولہ ۲۰ رجب ۱۱۳۱ھ تا ۱۷ ذی قعدہ ۱۱۳۱ھ تین ماہ ۲۸ دن بادشاہ رہا۔

(۷) محمد شاہ ۱۱۳۱ھ تا ۲۹ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ

(۸) احمد شاہ ۲ جمادی الاول ۱۱۶۱ھ تا ۷ شوال ۱۱۶۷ھ اندھا کر کے قید کیا گیا۔

(۹) عالمگیر ثانی ۱۰ شعبان ۱۱۶۷ھ تا ۸ ربیع الثانی ۱۱۷۳ھ قتل کیا گیا۔

(۱۰) شاہ عالم ثانی ۴ جمادی الاول ۱۱۷۳ھ تا ۷ رمضان ۱۲۲۱ھ

اورنگ زیب عالمگیر کے انتقال کے وقت شاہ ولی اللہ کی عمر کم و بیش چار سال کی تھی۔ اور شاہ صاحب نے شاہ عالم ثانی کا دور بھی ڈھائی سال ہی دیکھا۔ اس وقت شاہ عالم پورب میں بھٹکتا پھر رہا تھا اور دہلی کا تخت بادشاہ سے خالی تھا۔ بقیہ آٹھ بادشاہوں میں سے چار بادشاہ قتل کئے گئے اور دو بادشاہوں کی حکومت صرف تین تین ماہ رہی تخت نشینی کے لئے جو جنگیں ہوئیں ان میں بھی کم و بیش دس بارہ تخت کے دعویدار قتل ہوئے۔ ان میں سے بعض نے تو بادشاہت کا اعلان بھی کر دیا تھا۔ دراصل یہ مغلیہ حکومت کی جانکنی کا عالم تھا۔

امراء و رؤسا سازشوں اور عیش کوشیوں میں مبتلا تھے۔ اس پر ان کی چیرہ دستیاں اور سفاکیاں مستزاد تھیں۔ سید برادران حسین علی اور عبداللہ خاں سیاہ و سپید کے مالک بنے ہوئے تھے۔ بادشاہ دہلی ان کے اشارۂ چشم و ابرو کا منتظر رہتا تھا۔ امراء کے آپس کے نفاق نے مرہٹوں، سکھوں اور جاٹوں کو سر اٹھانے بلکہ حکومتیں قائم کرنے کے مواقع بہم پہنچائے۔ صوبے دار خودسر ہو گئے۔ بنگال و بہار پر علی وردی خاں نے قبضہ کیا۔ اودھ پر برہان الملک اور صفدر جنگ نے ہاتھ صاف کیا۔ روہیل کھنڈ اور دوآبے میں روہیلے اور بنگش ہاتھ پیر مارنے لگے۔ دکن میں نظام الملک نے مسندِ حکومت آراستہ کی۔ غرضیکہ دہلی کی مرکزی حکومت کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی گئی۔ اس پر غیر ملکی حملوں نے رہی سہی ساکھ کو بھی ختم کر دیا۔

نادر شاہ کے حملے نے دہلی کی حکومت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ بقیہ کسر احمد شاہ ابدالی نے پوری کر دی۔ اس نے نو مرتبہ حملے کیے اور دہلی کو تاراج کر دیا۔ درانیوں نے دہلی کو جس بری طرح غارت کیا اس پر میر تقی میر (ف ۱۸۱۰ء) کس طرح خون کے آنسو روتے ہیں۔ ملاحظہ ہو[1]

"راہم بہ ویرانۂ تازہ شہر افتاد، بہر قدمے گریستم و عبرت گرفتم و چوں بیشتر رفتم، حیران تر شدم مکانہا نشناختم و بارے نیافتم، از عمارت آثارے ندیدم، از ساکنان خبرے نشنیدم۔"

از ہر کہ سخن کردم، گفتند کہ ایں جا نیست ۔۔ از ہر کہ نشان جستم، گفتند کہ پیدا نیست

خانہا نشستہ، دیوارہا شکستہ، خانقاہ بے صوفی، خرابات بے مست خرابہ بود..... بازارہا کجا کہ بگویم، طفلاں تہ بازار کجا، حسن کو کہ بپرسم، یاران زبادہ

---

[1] ذکرِ میر از میر تقی میر (مرتبہ مولوی عبدالحق) صفحہ ۱۹۹ (انجمن ترقی اردو، اورنگ آباد ۱۹۲۸ء)

رخسار کوہ جوانان رعنا رفتند پیران پارسا گزشتند، محلہا خراب، کوچہا نایاب وحشت ہویدا انس ناپیدا۔"[1]

اس کے علاوہ سات سمندر پار کے فرنگی جنوب و مشرق سے قبضہ کرتے چلے آ رہے ہیں، پلاسی کی فیصلہ کن جنگ شاہ ولی اللہ کی زندگی ہی میں ہوئی تھی۔ شاہ صاحب کے دور میں یہ سیاسی حالت تھی۔

سیاسی حالات دوسرے مختلف شعبہ ہائے زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ سیاسی کمزوری کے نتیجہ میں اقتصادی، معاشرتی اور مذہبی حالات بھی بد سے بدتر تھے، عوام بدحال اور پریشان تھے۔ تجارت و صنعت کا جنازہ نکل چکا تھا اور اعتقادی عمارتیں کھوکھلی ہوتی جارہی تھیں۔ اس زمانے کے شعراء کے شہر آشوب سیاسی و اقتصادی اور مذہبی بدحالی کا صحیح نقشہ پیش کرتے ہیں۔

ان سیاسی بگڑے ہوئے حالات میں بھی ایران اور ماوراء النہر سے آئے نو وارد نظامِ حکومت میں منسلک ہو جاتے تھے اور خوب لوٹ مچاتے تھے۔ ان کو برِ صغیر کے عوام سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی وہ اپنے عہدوں، وزارت، امارت اور قبضۂ اقتدار کے لئے آئے دن توڑ جوڑ، سازشیں اور جنگیں کے نقشے جمانے رہتے تھے۔ برہان الملک، صفدر جنگ، عماد الملک، نجف خاں نیز دوسرے امراء کے سیاہ کارنامے اس پر دال ہیں۔ یہ سب ایران و توران کے آئے ہوئے لوگ تھے۔ برِ صغیر کی سیاسی ابتری کے نتیجے میں امارت و وزارت کے عہدوں پر فائز ہوئے ان کے اقتدار کے ساتھ ہی ان کے اعزا و احباب اور شعوب و قبائل نے برِ صغیر ہند و پاکستان میں آکر سکونت اختیار کی۔ دوسرے صنعت کار اور صاحبانِ علم و فضل بھی آتے رہے

---

[1] کذا فی الاصل،

ان کے عقائد وافکار سے عوام وخواص سب ہی متاثر ہوئے تھے، ان کے علوم وفنون اور معاشرت وتمدن کی تقلید کی جاتی تھی۔ علمائے فرنگی محل نے علوم عقلیہ سے اعتنا کیا اور اوران ہی علوم کی متداول کتب پر شروح وحواشی کا کام انجام دیا۔ ہر طرف "زواہد ثلاثہ" کی صدا اور صدائے بازگشت سنائی دیتی ہے۔

حکومت دربار میں ایران وماوراء النہر کے اکابر چھائے ہوئے تھے۔ اسی لئے اسی طرز فکر، معاشرت، لباس، آداب وطریق کو قبول عام حاصل ہوا، ہر چیز عجمیت کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ معاشرہ کی زوال پذیری اپنی حد کو پہنچ چکی تھی۔ ظاہری نمود ونمائش اور غیر اسلامی رسوم ورواج کا دور دورہ تھا۔ مذہبی بدحالی حد بیان سے باہر ہے، توہم پرستی، مراسم پرستی، عملی زندگی سے فرار اس دور کی نمایاں علامات تھیں، بے دین اور ملحد لوگ اپنے آپ کو سجادۂ علم کا مالک جانتے تھے، فاسد خیالات نے معاشرہ کا جنازہ نکال دیا تھا۔ خاص دہلی کی حالت کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بدعقیدہ لوگ لوٹ مچائے ہوئے تھے، دو واقعات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے [1]

> ٹھٹہ کا ایک غیر معروف شخص عبدالغفور دہلی پہنچ کر سیادت ومشیخت کا علم بلند کرتا ہے شہزادگان اور امرائے سلطنت سے رابطہ بہم پہنچاتا ہے، فتوحات کا یہ عالم ہے کہ بارہ ہزار روپے روزانہ وصول ہوتے ہیں۔ اس کی جرأت یہاں تک بڑھتی ہے کہ بادشاہ دہلی تک سے ناشائستہ گفتگو کرتا ہے، بادشاہ بھی اس کی ناشائستہ حرکات سے تنگ آگیا۔ اس دنیا پرست پیر نے کم وبیش چار کروڑ روپیہ خزانہ شاہی سے غبن کیا آخر ۱۱۴۲ھ میں قید ہوا۔

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مقالات الشعراء از علی شیر قانع ٹھٹوی (مرتبہ پیر حسام الدین راشدی) صفحہ ۶۸۸-۶۹۰ (سندھی ادبی بورڈ کراچی ۱۹۵۷ء)

اور شوال ۱۲۴۰ھ میں قید خانہ ہی میں فوت ہوا۔"

ایک شخص محمد حسین نے پیری مریدی کے پردے میں اسلام ہی پہ ہاتھ صاف کر
شروع کر دیا اور ایک نئے مذہب کی داغ بیل ڈال دی[۱]

" محمد حسین عرف "نمود و انمود" نے مشہد سے کابل پہنچ کر پہلے تو شاہی متوسلین
سے تعلق پیدا کیا اور پھر اپنی روحانیت کی تبلیغ کی۔ اس نے بتایا کہ اس کا
درجہ نبوت اور امامت کے بین بین ہے۔ اس کی شان وہی ہے جو انبیاء اور
اولیاء کی ہوتی ہے اس مرتبہ کا نام "بیگوگیت" ہے۔ اس نے اپنی خرافات کو
"افوزہ مقدسہ" کے نام سے موسوم کیا۔ وہ کسی مذہب سے سروکار نہیں رکھتا تھا
اس کے مرید "فرلود" کہلاتے تھے، نماز کا نام "دید" تھا۔ اس کے مریدوں
کی تعداد ہزاروں تک پہنچی جب شاہ دہلی فرخ سیر اس کے مریدوں میں
داخل ہوا تو "نمود و انمود" کا ڈنکا بجنے لگا اتفاق سے اس کے خلیفہ سے اختلاف
ہو گیا تو خلیفہ نے اس کا سارا ڈھونگ ظاہر کر دیا۔"

ان دو مثالوں سے اس دور کی مذہبی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جا
پیر اور مکار صوفی کس طرح مسلمانوں کی دین و دنیا کو برباد کر رہے تھے۔ ان دو مکاروں
حالات تو تاریخ میں اس لئے محفوظ رہ گئے کہ ان کے حلقہ مریدی میں بادشاہ تک منسلک
ہو گئے تھے۔ ورنہ عوام میں جو لوگ ارباب من دون اللہ بنے بیٹھے تھے ان کا تو ذکر ہی کیا ہے
شاہ ولی اللہ دہلوی نے معاشرہ کا بھرپور جائزہ لیا۔ سیاسی حالات کو دیکھا۔ ملوک و امراء
علماء و صوفیاء، صناع و عوام کا مطالعہ کیا اور پھر مسلم معاشرہ کی ذہنی اصلاح کے لئے

---

[۱] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سیر المتاخرین از غلام حسین طباطبائی صفحہ ۴۴ نولکشور پریس لکھنؤ

مواد مہیا کیا جس سے نہ صرف علوم اسلامیہ کا احیاء ہوا بلکہ مسلم معاشرہ میں اصلاح کی تحریک شروع ہوئی اور لوگوں کے سوچنے کا انداز بدل گیا۔ شاہ ولی اللہ نے جمود کو توڑا عمل کی دعوت دی، قرآن و حدیث کو عام کیا، فقہ کی حیثیت متعین کی۔ عقائد کو واضح کیا اور مسلمانوں کو عمل کی دعوت دی۔ حجۃ اللہ البالغہ میں اسی اصلاح احوال کی بھرپور کوشش ہے۔ شاہ صاحب کی تصانیف کا مندرجہ ذیل عنادین کے تحت ہم جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ حقیقی معنوں میں حکیم الامت تھے۔ شاہ صاحب کی فہرست تصانیف پر نظر ڈالئے:۔

قرآن: (۱) فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن (۲) فوز الکبیر (۳) فتح الخبیر[1] (۴) مقدمہ درفن ترجمہ قرآن (۵) تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء

حدیث: (۶) مسوّٰی (شرح مؤطا) عربی (۷) مصفّٰی (شرح مؤطا) فارسی (۸) اربعون حدیثاً مسلسلۃً بالاشراف فی غالب سندہا (۹) الدرالثمین فی مبشرات النبی الامین (۱۰) النوادر من احادیث سید الاوائل والاواخر (۱۱) الفضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الامین (۱۲) الارشاد الی مہمات علم الاسناد (۱۳) تراجم البخاری (۱۴) شرح تراجم بعض ابواب البخاری (۱۵) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ و اسانید وارثی رسول اللہ[2]

فقہ و کلام و عقائد: (۱۶) حجۃ اللہ البالغۃ (۱۷) البدور البازغہ (۱۸) انصاف فی بیان سبب الاختلاف (۱۹) عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید (۲۰)

---

[1] فتح الخبیر، فوز الکبیر کا ہی ایک حصہ ہے۔

[2] "انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" متن عربی فارسی مع اردو ترجمہ حال ہی میں کتب خانہ علویہ رضویہ ڈیکوٹ روڈ لائلپور نے زیر نو شائع کی ہے۔ کتاب کے آخر میں اردو فتنیہ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

السرالمکتوم فی اسباب تدوین العلوم (۲۱) قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین
(۲۲) المقالۃ الوضیہ فی النصیحۃ والوصیہ (وصیت نامہ) (۲۳) حسن العقیدہ
(۲۴) المقدمۃ السنیہ (۲۵) فتح الودود فی معرفۃ الجنود (۲۶) مسلسلات
(۲۷) رسالہ عقائد بصورت وصیت نامہ (فارسی) جس کا منظوم اردو ترجمہ
سعادت یار خاں رنگین نے کیا ہے، اس کا مفصل ذکر آگے آرہا ہے۔

تصوف وغیرہ: (۲۸) التفہیمات الالہیہ (۲۹) فیوض الحرمین (۳۰) القول الجمیل
(۳۱) ہمعات (۳۲) سطعات (۳۳) لمحات (۳۴) الطاف القدس
(۳۵) ہوامع (شرح حزب البحر) (۳۶) الخیر الکثیر (۳۷) شفاء القلوب
(۳۸) کشف الغین فی شرح الرباعیتین (۳۹) زہراوین (۴۰) فیصلہ
وحدت الوجود والشہود (مکتوب مدنی)

سیر و سوانح: (۴۱) سرور المحزون (۴۲) ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء (۴۳-۴۹)
انفاس العارفین[1] (۱۔ بوارق الولایت ۲۔ شوارق المعرفت ۳۔ امداد فی مآثر الاجداد
۴۔ نبذۃ الابریزیہ فی اللطیفۃ العزیزیہ ۵۔ العطیۃ الصمدیۃ فی الانفاس المحمدیہ
۶۔ انسان العین فی مشائخ الحرمین ۷۔ جزء اللطیف فی ترجمۃ العبد
الضعیف۔

مکتوبات: (۵۰) مکتوبات معہ مناقب ابی عبداللہ و فضیلت ابن تیمیہ (۵۱) مکتوب
المعارف معہ ضمیمہ مکتوب ثلاثہ (۵۲) مکتوبات فارسی (مشمولہ کلمات طیبات
(۵۳) مکتوبات عربی (مشمولہ حیات ولی) (۵۴) مکتوبات (شاہ ولی اللہ کے
سیاسی مکتوبات مرتبہ خلیق احمد نظامی)

---

[1] انفاس العارفین میں سات مختلف رسالے شامل ہیں۔

نظم: (۵۵) اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم۔ یہ بائیہ قصیدہ ہے۔ اس کے ساتھ تین اور قصیدہ ہمزیہ، تائیہ اور لامیہ بھی شامل ہے (۵۶) دیوان اشعار عربی جس کو شاہ عبد العزیز نے جمع کیا اور شاہ رفیع الدین نے مرتب کیا ہے۔[1]

صرف: (۵۷) نظم صرف میر (فارسی)

متفرق: (۵۸) رسالہ دانشمندی۔

شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصانیف کی ایک مکمل فہرست ہم نے پیش کی ہے۔ ان میں سے بیشتر کتابیں طبع و شائع ہو چکی ہیں اور ان کی زیارت کا ہمیں شرف حاصل ہوا ہے۔

شاہ صاحب کی تصانیف سب سے پہلے مولوی عبد اللہ بن بہادر علی حسینی نے کلکتہ سے طبع و شائع کیں۔ ان کی شائع کردہ کتابیں (۱) المقالۃ الوضیہ (۲) فوز الکبیر (۳) فتح الخبیر (۴) چہل احادیث ہماری نظر سے گزری ہیں۔ چہل احادیث کا اردو ترجمہ مولوی عبد اللہ نے کیا ہے۔ ان کے اور مولانا محمد احسن نانوتوی پروفیسر عربی و فارسی بریلی کالج (ف ۱۳۱۲ھ) نے اپنے پریس مطبع صدیقی بریلی سے اور پھر ان کے فرزند خان بہادر مولوی عبد الاحد (ف ۱۹۲۰ء) نے مطبع مجتبائی دہلی سے شائع کیں۔ اسی زمانے میں دہلی میں شاہ رفیع الدین کے نواسے ظہیر الدین سید احمد ولی اللہی نے بالالتزام شاہ صاحب اور ان کے فرزندان عالی مقام کی کتابیں طبع کیں۔ ظہیر الدین کے ایک عزیز عبد الغنی ولی اللہی بن حاجی سید محمود سجادہ نشین و متولی درگاہ شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی نے بھی شاہ صاحب کی بعض تصانیف شائع کیں۔ بیسویں صدی میں مولانا عبید اللہ سندھی (ف ۱۹۴۴ء) مولانا محمد منظور نعمانی اور پروفیسر محمد سرور نے تصانیف اور علوم و افکار ولی اللہی کی نشر و اشاعت میں کافی حصہ لیا ہے۔

---

[1] نزہۃ الخواطر جلد ششم از حکیم عبد الحی صفحہ ۴۰۹-۴۱۵ (حیدرآباد دکن ۱۹۵۷ء)

شاہ ولی اللہ دہلوی سے منسوب بعض ایسے رسالے بھی ملتے ہیں جو شاہ صاحب کی تصنیف نہیں ہیں۔ اور لوگوں نے شاہ صاحب سے منسوب کر کے چھاپ دیئے ہیں یا شاہ صاحب کی تصنیف بتاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا نام مرزا علی لطف مؤلف تذکرہ گلشن ہند کا ہے یہ تذکرہ ۱۸۰۱ء میں تالیف ہوا ہے مرزا علی لطف نے ولی اللہ سرہندی المتخلص بہ اشتیاق کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سمجھ کر ان کی ہجو کی اور ان سے دو کتابیں منسوب کی ہیں۔ وہ لکھتا ہے [1]

"فی الحقیقت مرتبہ علم کا اس عالی جناب (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) کے نہایت بلند تھا خصوص علم حدیث اور تفسیر میں بہت بڑی دستگاہ رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اسم گرامی اس برگزیدہ روزگار کا زبان خلائق پر آج کے دن تک شاہ ولی اللہ محدث کر کے جاری ہے اکثر کتابیں تصنیفات اس بحر علم کی مشہور ہیں۔ چنانچہ دو نسخے کہ ایک کا نام "قرۃ العین فی ابطال شہادۃ الحسین" ہے اور دوسرے کا نام "جنت العالیہ فی مناقب المعاویہ" کہتے ہیں تصنیفات سے اس محی الدین کی یادگار صفحۂ روزگار پر ہیں، والد ماجد ہیں یہ اس رونق بخش کشور قناعت کے کہ جس کا نام نامی مولوی عبد العزیز ہے آج کے دن تک قدم توکل گاڑے ہوئے شاہجہاں آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔"

شبلی نعمانی (ف ۱۹۱۴ء) اس تحریر کا رد کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھتے ہیں [2]

"دونوں نام غلط ہیں پہلی کتاب "تفضیل شیخین"[3] میں ہے شہادت امام حسین

---

[1] گلشن ہند از مرزا علی لطف، تصحیح و حاشیہ از شبلی نعمانی و مقدمہ از مولوی عبد الحق (حیدر آباد دکن ۱۹۰۶ء)

[2] ایضاً صفحہ ۴۲

[3] کتاب کا نام "قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین" ہے

رضی اللہ عنہ کے ابطال سے خدانخواستہ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اور دوسری کتاب تو بالکل فرضی ہے۔ امیر معاویہ کے مناقب میں ان کی کوئی کتاب نہیں۔"

بابائے اردو مولوی عبدالحق (ف ۱۹۶۱ء) نے بھی اسی نقطۂ نظر کو قبول کیا ہے مقدمہ میں وہ لکھتے ہیں: [۱]

"صاحب تذکرہ (مرزا علی لطف) نے بعض مقامات پر پردے ہی پردے میں خوب چوٹیں کی ہیں جن میں تعصب کی جھلک نظر آتی ہے۔ مثلاً شاہ ولی اللہ صاحب کی نسبت لکھا ہے کہ "قرۃ العین فی ابطال شہادۃ الحسین" اور "جنت العالیہ فی مناقب المعاویہ" ان کی تصانیف میں سے ہیں۔ حالانکہ ان مباحث میں ان کی کوئی کتاب نہیں ہے، نہ شہادت حسنین کا ابطال کیا ہے اور نہ مناقب معاویہ میں کوئی کتاب لکھی ہے یہ محض اتہام ہے اس کے بعد یہ کہہ کر کہ یہ والد ہیں شاہ عبدالعزیز کے "خوب ہجو ملیح کی ہے۔"

مولانا محمد اسحاق دہلوی (ف ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء) جب ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء میں حجاز کو ہجرت کر گئے تو دہلی میں تقلید و عدم تقلید کے مباحث نے خوب زور پکڑا۔[۲] مقلدین اور غیر مقلدین کے درمیان مناظرے ہوئے اور ان مباحث پر طرفین سے رسالے اور کتابیں لکھی گئیں۔ اسی زمانے میں بعض جعلی کتابیں بھی وجود میں آئیں۔ قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتی (ف ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء) اپنی ایک تالیف کشف الحجاب میں لکھتے ہیں [۳]

---

[۱] گلشن ہند از مرزا علی لطف، تصحیح و حاشیہ از شبلی نعمانی و مقدمہ از مولوی عبدالحق صفحہ ۲۵

[۲] تفصیل کے لئے دیکھئے تنبیہ الضالین و ہدایات الصالحین (مجموعہ فتاویٰ علمائے دہلی و حرمین شریفین در جواز تقلید) مطبوعہ مطبع سید الاخبار دہلی ۱۲۶۲ھ،

[۳] کشف الحجاب از قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتی صفحہ ۹ (مطبع بہار کشمیر ۱۲۹۸ھ)

" اور ایسا ہی ایک اور جعل (غیر مقلدین وہابی) کرتے ہیں کہ سوال کسی مسئلہ کا بنا کر اور اس کا جواب موافق اپنے مطلب کے لکھ کر علماء سابقین کے نام سے چھپواتے ہیں چنانچہ بعض مسئلے مولانا شاہ عبدالعزیز کے نام سے اور بعض مسئلے مولوی حیدر علی کے نام سے علیٰ ھذا القیاس چھپوائے ہیں۔"

فریب وہابیہ

شاہ ولی اللہ دہلوی کے خاندان کے ایک فرد اور ان کی تصنیفات کے مشہور ناشر ظہیر الدین سید احمد ولی اللّٰہی نبیسہ شاہ رفیع الدین دہلوی جنہوں نے شاہ صاحب کی تصنیفات کی بڑی تعداد طبع و شائع کر کے وقف عام کی ہے انہوں نے سب سے پہلے اس طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ وہ شاہ صاحب کی ایک کتاب تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء کے آخر میں لکھتے ہیں[1]

" بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ محمد ظہیر الدین عرف سید احمد اوّل کرتا ہے بیچ خدمت شائقین تصانیف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کہ آج کل بعض لوگوں نے بعض تصانیف کو اس خاندان کی طرف منسوب کر دیا ہے اور در حقیقت وہ تصانیف اس خاندان میں سے کی نہیں اور بعض لوگوں نے جو ان کی تصانیف میں اپنے عقیدہ کے خلاف بات پائی تو اس پر حاشیہ چڑھا اور موقعہ پایا تو عبارت کو تغیر و تبدل کر دیا تو میرے اس کہنے سے یہ غرض ہے کہ جواب تصانیف ان کی چھپیں اچھی طرح اطمینان کر لیا جائے جب خریدنی چاہئیں۔"

---

[1] تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء از شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوعہ مطبع احمدی کلاں محل متعلق عزیزی دہلی باہتمام ظہیر الدین ولی اللّٰہی (سال طباعت ندارد)

ظہیر الدین صاحب اس سلسلہ میں مزید وضاحت شاہ صاحب کی ایک دوسری تصنیف "انفاس العارفین" آخر میں "التماس ضروری" کے عنوان سے کرتے ہیں اور اس میں جعلی کتابوں کے نام اور ناشرین کی بھی نشان دہی کرتے ہیں ؎[1]

" دوسری التماس آپ کے ملاحظہ فرمانے کے لائق یہ امر ہے کہ فی زمانہ الدنیا زورٌ لایحصلہا الا بالزور کو بعض حضرات نے کمر باندھی ہے اور دنیا کمانے کے واسطے حضرات موصوفین (شاہ ولی اللہ اور ان کے اخلاف) کی طرف اکثر کتابیں منسوب کرکے چھاپ دی ہیں جو کسی طرح ان حضرات کی تصنیف میں سے نہیں ہیں۔ اور ارباب بصیرت ان کو پڑھ کر ان کے عیب اور مفاسد کو اس طرح جان لیتے ہیں جس طرح ایک تجربہ کار نقاد کھرے کھوٹے کو کسوٹی پر لگا کر پہچان لیتا ہے مگر چونکہ بفحوائے العوام کالانعام بیچارے اردو پڑھنے والے علم سے بے بہرہ لوگ اکثر ان جعلی اور مصنوعی رسائل کو پڑھ کر ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے میرا فرض ہے کہ میں ان رسائل کے نام اس کاغذ کوتاہ میں لکھ دوں اور اپنے دین دار بھائیوں کو ارباب زمانہ کی گندم نمائی و جو فروشی سے آگاہ کردوں آگے اس پر عمل کرنا نہ کرنا ان کا فضل ہے۔

منت آنچہ حق بود گفتم تمام ❊ تو دانی دگر بعد ازاں والسلام

اور وہ جعلی و مصنوعی رسائل یہ ہیں:-

(۱) تحفۃ الموحدین مطبوعہ اکمل المطابع دہلی } منسوب بہ طرف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
(۲) بلاغ المبین مطبوعہ لاہور }

؎[1] "انفاس العارفین" از شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوعہ مطبع احمدی دہلی متعلق مدرسہ عزیزی باہتمام ظہیر الدین

(۳) تفسیر موضح القرآن[1] مطبوعہ مطبع خادم الاسلام دہلی } منسوب بہ طرف مولانا شاہ عبد القادر صاحب مرحوم

(۴) ملفوظات[2] مطبوعہ میرٹھ } منسوب بہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز،

المشتہر سید ظہیر الدین احمد مالک مطبع احمدی دوکان اسلامیہ دہلی"

ایک نامور عالم مولانا وکیل احمد سکندر پوری البلاغ المبین کے متعلق اپنی تصنیف "وسیلہ جلیلہ" میں لکھتے ہیں (۳):

---

[1] شاہ عبد القادر نے قرآن کریم کا اردو ترجمہ ۱۲۰۵ھ میں مکمل کر لیا اس پر مختصر تفسیری حاشیئے ہیں۔ اس ترجمہ کا تاریخی نام "موضح القرآن" ہے۔ موضح القرآن نہیں ہے "تفسیر مولانا شاہ عبد القادر المعروف بموضح القرآن" کے نام سے ایک تفسیر ابو محمد ثابت علی اعظم گڑھی اور غلام حسین مونگیری نے ۱۳۰۸ھ میں مطبع خادم الاسلام دہلی سے طبع کرا کے شائع کی یہ کتاب سات جلدوں میں طبع ہوئی ہے اس کی دوسری جلد پر شمس العلماء میاں نذیر حسین دہلوی (ف ۱۹۰۲ء) کے داماد مولوی سید شاہجہان کی تقریظ ہے اور آخر کتاب پر "اشتہار ہے کہ شہر دہلی پھاٹک حبش خاں مدرسہ سید محمد نذیر حسین صاحب سے طلب فرمائیں۔ اس تفسیر کی طرف سید ظہیر الدین نے اشارہ کیا ہے۔

[2] ملفوظات شاہ عبد العزیز (فارسی) کا پہلا ایڈیشن مطبع مجتبائی میرٹھ سے ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء میں شائع ہوا تھا اور مطبع ہاشمی میرٹھ سے ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں ان ملفوظات کا اردو ترجمہ سب سے پہلے شائع ہوا۔ ترجمہ کے فرائض مولوی عظمت الٰہی بن محمد ہاشم نے انجام دیئے تھے ۱۹۶۰ء میں ملفوظات شاہ عبد العزیز کا اردو ترجمہ پاکستان ایجوکیشنل پبلشرز کراچی نے شائع کیا۔ مترجمین مولوی محمد علی لطفی اور مفتی انتظام اللہ شہابی ہیں۔ اور "پیش لفظ" ڈاکٹر معین الحق صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔

[3] وسیلہ جلیلہ از مولانا وکیل احمد سکندر پوری صفحہ ۲۳ (مطبع یوسفی لکھنؤ، سال طباعت ندارد)

"یہ کتاب (البلاغ المبین) کسی وہابی کی تصنیف ہے جسے کافی لیاقت نہ تھی۔ مگر اعتبار و استناد کے لئے مولانا شاہ ولی اللہ کی طرف منسوب کی گئی اس کا انتساب ایسا ہی ہے جیسے دیوان مخفی کا زیب النساء طرف یا دیوان محی کا حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی طرف یا دیوان معین الدین ہروی کا حضرت معین الدین چشتی کی طرف۔"

تحفۃ الموحدین سب سے پہلے افضل المطابع دہلی میں شائع ہوا۔ پھر قیام پاکستان کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کے ادارہ اشاعۃ السنہ نے رجب ۱۳۷۳ھ میں اسے دوبارہ شائع کیا۔ اس رسالہ کے شروع میں ادارہ کے ناظم محمد اسحاق صاحب نے "سخن گفتنی" کے عنوان سے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے [1]

"حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا توحید کے مسئلہ پر ایک مختصر لیکن جامع رسالہ تحفۃ الموحدین نصف صدی کے قریب کا عرصہ ہوا افضل المطابع دہلی سے شائع ہوا تھا۔ رسالہ فارسی میں ہے۔ اس کا ترجمہ حضرت شاہ صاحب کے ایک سوانح نگار مولانا حافظ محمد رحیم بخش نے کیا۔"

طبع ثانی کی اشاعت ہمارے پیش نظر ہے اس میں تحفۃ الموحدین کے سرورق پر "مصنفہ یا مؤلفہ شاہ ولی اللہ" تحریر نہیں ہے بلکہ "از افادات شاہ ولی اللہ دہلوی" لکھا ہوا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ناشر اس سلسلہ میں خود متردد ہے لہذا اس نے اس رسالہ کا اعتبار قائم کرنے کے لئے اس کا مترجم "حیات ولی" کے مؤلف مولانا رحیم بخش دہلوی کو بنایا ہے حالانکہ حیات ولی میں مولانا رحیم بخش دہلوی نے شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصانیف کی جو فہرست دی ہے اس

---

[1] تحفۃ الموحدین صفحہ ۲ شائع کردہ ادارہ اشاعۃ السنہ، مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان ۱۳۷۳ھ

ہیں کہیں تحفۃ الموحدین یا بلاغ المبین کا ذکر تک نہیں ہے ۔[1]

تحفۃ الموحدین کے آغاز میں مصنف کا نام "ولی اللہ دہلوی" تحریر ہے شاہ صاحب کی تصانیف کی ایک بڑی تعداد کی زیارت کا ہمیں شرف حاصل ہے ان میں کہیں صرف ان کے نام کے ساتھ "دہلوی" کی نسبت تحریر نہیں ہے ۔ وہ ہر جگہ "فقیر ولی اللہ" یا "ولی اللہ بن شاہ عبد الرحیم" لکھتے ہیں ۔

البلاغ المبین بھی سب سے پہلے مطبع محمدی لاہور سے ۱۳۰۸ھ میں طبع و شائع ہوئی ہے ۔ طابع و ناشر نے کہیں اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ اس کو اس کتاب کا قلمی نسخہ کہاں سے دستیاب ہوا ۔ حالانکہ ایک اہل حدیث عالم مولوی فقیر اللہ اس کے طابع و ناشر ہیں ۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ البلاغ المبین میں کہیں مصنف کی حیثیت سے شاہ ولی اللہؒ کا نام نہیں ہے ۔ شاہ صاحب کی ہر تصنیف میں آغاز کتاب میں ان کا نام موجود ہوتا ہے مگر البلاغ المبین میں ایسا نہیں ہے ۔

ان دونوں کتابوں کی زبان، طرز بیان اور طریقہ استدلال شاہ ولی اللہ دہلوی سے بالکل مختلف ہے ۔ اکثر غیر مستند اور وضعی حدیثوں سے استدلال کیا گیا ہے[2] ۔ صوفیا کے اقوال اور ان کے ملفوظات کے حوالے ملتے ہیں ۔ صاحب مجالس الابرار (شیخ احمد رومی)، شیخ عبد الحق دہلوی اور ابن تیمیہ کے حوالہ جات کی کثرت ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خاص

---

[1] ملاحظہ ہو حیات ولی از مولانا رحیم بخش دہلوی صفحہ ۵۴۵ - ۵۸۰ (مکتبہ سلفیہ لاہور ۱۹۵۵ء)

[2] مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب و مولوی فقیر اللہ مرحوم نے حواشی میں اکثر اس طرف اشارہ کیا ہے ۔ ملاحظہ ہو بلاغ المبین صفحہ ۵۲، ۵۵ (لاہور ۱۹۶۲ء)

طور سے ابن تیمیہ (۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء) کا پروپیگنڈا مقصود ہے چنانچہ ان کا نام اس طرح لکھا گیا ہے [1]

"علامہ ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام مفتی ملک شام"

ملک کے مشہور اہل حدیث محقق و مؤرخ مولانا غلام رسول مہر لکھتے ہیں [3]

"البلاغ المبین تو یقیناً شاہ ولی اللہ کی کتاب نہیں، اس کا اسلوب تحریر وطریق ترتیب مطالب شاہ صاحب کی تمام تصانیف سے متفاوت ہیں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ابتدائی دور کی تصنیف ہو گی"

ان دونوں کتابوں تحفۃ الموحدین اور البلاغ المبین کا شاہ صاحب کی تصانیف میں یا ان کے صاحبزادگان کی تصانیف میں یا ان کے مستفیدین کی تصانیف میں کوئی ذکر یا حوالہ نہیں ملتا شاہ صاحب کے سوانح نگار اول مولانا رحیم بخش دہلوی مؤلف حیات ولی [4] بھی ان کتابوں کا قطعاً ذکر نہیں کرتے دوسرے تذکرہ نگار مولوی رحمان علی مؤلف تذکرہ علمائے ہند، [5] مولوی فقیر محمد جہلمی مؤلف حدائق الحنفیہ، [6] نواب صدیق حسن خاں مؤلف ابجد العلوم، [7] مولوی حکیم عبد الحی مؤلف نزہۃ الخواطر [8] اور مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی مؤلف تاریخ اہل حدیث [9] کے یہاں بھی ان کتابوں کا ذکر نہیں ملتا [10]

---

[1] ملاحظہ ہو البلاغ المبین صفحہ ۶۰، ۹۹ (شائع کردہ مکتبہ السلفیہ، لاہور ۱۹۶۲ء)

[2] ایک موقع پر حضرت شاہ ولی اللہ نے امام ابن تیمیہ کے سلسلہ میں ایک خط لکھا ہے اس میں انہوں نے ان کو شیخ تقی الدین احمد ابن تیمیہ لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو مکتوبات مناقب ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری صفحہ ۲۶ (مطبع احمدی دہلی سال طباعت ندارد)

[3] مکتوب مولانا غلام رسول مہر بنام محمد ایوب قادری مکتوبہ ۲۰ فروری ۱۹۶۳ء)

[4] حیات ولی از رحیم بخش دہلوی صفحہ ۵۴۵ - ۵۸۰ (مکتبہ سلفیہ لاہور ۱۹۵۵ء)

[5] ملاحظہ ہو تذکرہ علمائے ہند (مولوی رحمان علی) مرتبہ و مترجمہ محمد ایوب قادری صفحہ ۳۴۵ (پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی ۱۹۶۱ء)

[6] حدائق الحنفیہ از مولوی فقیر محمد جہلمی صفحہ ۴۴۷ (نول کشور پریس، لکھنؤ ۱۹۰۶ء)

[7] ابجد العلوم از نواب صدیق حسن خاں صفحہ ۹۱۲ - ۹۱۴ (مطبع صدیقی بھوپال ۱۲۹۶ء)

[8] نزہۃ الخواطر جلد ششم از مولوی حکیم عبد الحی صفحہ ۳۹۸ - ۴۱۵ (دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۹۵۶ء)

[9] تاریخ اہل حدیث از مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی صفحہ ۴۱۱ - ۴۱۲ (اسلامی پبلشنگ کمپنی لاہور ۱۹۵۳ء)

[10] تحفۃ الموحدین کو تو شاہ ولی اللہ کی تصنیفات میں ابو یحیی امام خاں نوشہروی مؤلف تراجم علمائے اہل حدیث (صفحہ ۴۰۰، ۴۲) نے بھی شامل نہیں کیا ہے۔

البلاغ المبین کا اردو ترجمہ تبلیغ حق کے نام سے ۱۳۶۲ھ میں حیدر آباد دکن سے شائع ہوا اس پر مولوی غلام محمد بی اے (عثمانیہ) مؤلف تذکرہ سلیمان نے مولانا سلیمان ندوی سے دریافت کیا [۱]

"بلاغ المبین کے نام سے ایک کتاب اہل حدیث حضرات کی طرف سے شائع ہوئی ہے اور اس کو مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی بتایا گیا ہے۔ کیا یہ کتاب واقعتاً شاہ صاحب کی ہے اور اگر ہے تو اس میں بعض مسائل ایسے ملتے ہیں جن میں شدت حدِ اعتدال سے زائد ہے۔"

مولوی غلام محمد صاحب نے قوسین میں اس کا جواب اس طرح لکھا ہے [۲]

"بعد میں تحقیق سے پتہ چلا اور خود حضرت والا (مولانا سلیمان ندوی) نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصنیف ہے ہی نہیں، بلکہ کسی نے لکھ کر ان کی طرف منسوب کر دی ہے تاکہ شاہ صاحب کو ماننے والے ان عقائد کو مان لیں۔" ۱۲ ۱ے ۱۳

شاہ ولی اللہ دہلوی سے منسوب ایک رسالے کی نشان دہی مولانا محمد علی کاندھلوی خواہر زادہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے بھی کی ہے، وہ لکھتے ہیں [۳]

"میری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب میں سنتا ہوں کہ لوگ غیر مقلدیت کو پروان چڑھانے کے لئے حضرت شاہ صاحب کی کتابوں سے ادھوری اور تراشیدہ عبارتیں نقل کر کے بیچارے عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ یہی

---

[۱] تذکرہ سلیمان از غلام محمد صفحہ ۴۶۹ (ادارہ مجلس علمی، کراچی ۱۹۶۰ء)
[۲] تذکرہ سلیمان از غلام محمد صفحہ ایضاً
[۳] شاہ ولی اللہ اور تقلید از مولانا محمد علی کاندھلوی صفحہ ۵۳ (سیالکوٹ، سال طباعت ندارد)

نہیں بلکہ "قول سدید" کے نام پر ایک من گھڑت کتاب کو شاہ صاحب سے منسوب کرتے ہیں۔"

اس سلسلہ میں ایک اور رسالہ کا ذکر بھی ضروری ہے جس کا نام "اشارہ مستمرہ" ہے۔ اس کو شاہ صاحب کی تصنیف بتایا گیا ہے اس رسالہ کو اُردو ترجمہ کے ساتھ فضل الرحمٰن صاحب مدرس جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۶ء میں مکتبہ عربیہ قرول باغ دہلی سے شائع کیا ہے۔ مترجم نے آخر میں لکھا ہے کہ اس کا مخطوطہ ٹونک کے کتب خانے سے حاصل ہوا تھا جو ۱۲۸۱ھ ۱۸۶۴ء کا مکتوبہ تھا۔

شاہ صاحب کی فہرست تصانیف میں دو رسالے (۱) رسالہ اوائل اور (۲) فیما یجب حفظہ للناظر بھی ناشرین کی عدم توجہ سے شامل ہو گئے ہیں جن میں پہلا رسالہ تو شیخ محمد سعید بن شیخ محمد سنبل کا مؤلفہ ہے اور دوسرا رسالہ شاہ ولی اللہ صاحب کے کسی شاگرد نے لکھا ہے جس میں شاہ صاحب کا ذکر "شیخنا" کی صراحت کے ساتھ کیا ہے۔ (ماخوذ از مقدمہ مجموعہ وصایا اربعہ مرتبہ قاری محمد ایوب قادری ایم اے)

زیر نظر رسالہ "دُرُّ الثَّمِیْنِ فِیْ مُبَشِّرَاتِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ" شاہ صاحب کی ان مخصوص روحانی منازل کی نشان دہی کرتا ہے۔ جس کی روشنی میں شاہ ولی اللہ دہلوی روحانیت میں بلند مقام پر پہنچے۔ اس کتاب میں شاہ صاحب نے ان روحانی فیوضات کا تذکرہ کیا ہے، جو انہوں نے براہِ راست یا بواسطۂ شیخ و والد نبی علیہ السلام سے اکتساب کئے تھے۔ شریعت و روحانیت کے دقیق مسائل کو بذریعۂ خواب، کشف یا قلبی کیفیت آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ ان احادیث یا کیفیات کے مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ شاہ صاحب کو دربارِ رسالت میں کس قدر رسائی تھی۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پر کس قدر شفقت تھی۔ دنیا کی اکثر جلیل القدر شخصیتیں اس سعادت کو

پالینے کے لئے کس قدر کوشاں رہیں کہ انہیں خواب ہیں ہی اپنے آقا و مولیٰ کی زیارت نصیب ہو۔ مگر ادھر شاہ صاحب کی رسائی کا یہ عالم ہے کہ ذہنی اور قلبی مشکلات کا حل دربارِ رسالت سے بالمشافہ طلب کیا جاتا ہے۔

اس کتاب سے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی محض روحانی کاوش کا ہی علم نہیں ہوتا بلکہ آپ کے اعتقادی حالات کی بڑی جامع شہادت ملتی ہے اور اس عقیدہ کے ثبوت میں اس سے بڑھ کر اور کس دلیل کی ضرورت ہے۔ کہ اہل اللہ کا رشتۂ دل اپنے آقا و مولا سے کتنا ہوتا ہے علم و خرد کی ساری پروازیں جہاں صفِ خیال تک پہنچ کر دم توڑ دیتی ہیں وہاں قلب و روح کی لطف اندوزیاں پائے محبوب کے بوسے لیتی ہیں۔

" درالثمین " کئی بار زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی، اہل دل اسے حرزِ جاں بنا کر پڑھتے رہے آج سے تقریباً ساٹھ سال پیشتر یہ کتاب مولوی سعید احمد صاحب مرحوم نے جناب سید ظہیر الدین المعروف بہ سید احمد نواسۂ مولانا شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ترجمہ کرا کے چھپائی۔ کچھ عرصہ بعد اسی مسودہ کو سید عبد الغنی جعفری کلیمی ولی اللٰہی (سجادہ نشین خانقاہ کلیمی محل دہلی) خواہر زادہ سید احمد نے زیورِ طبع سے آراستہ کی تھی۔ یہ اردو ترجمہ بڑے قدیم انداز اور لفظی اسلوب میں تھا جس سے بعض مطالب متن کے زیر بار ہو جاتے تھے۔ اور قارئین رسالہ کے لئے بعض مطالب کے سمجھنے میں دقت تھی۔ اب ہمارے فاضل دوست علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی ایم۔ اے، آفیسر ترقیات صنعت و تجارت حلقہ لائل پور نے بڑی جانفشانی اور محنت سے عربی کو اردو لباس پہنا کر اس روحانی فیض کو اردو داں حضرات کے لئے عام کر دیا ہے۔ اور ع

صلائے فیض ساقی عام کرتے ند!

کی صدا بلند کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہماری اس کوشش کو صاحبانِ قلب ونظر قبول فرما کر روحانی فائدہ حاصل کریں گے۔" المصنف

خادم العلماء

فقیر ابو سلیم محمد اسلم علوی قادری، رضوی،

ناظم کتب خانہ علویہ رضویہ و خطیب

جامع مسجد نوری حنفیہ، ڈجکوٹ روڈ

"لائل پور"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی رفع قدر نبیه المصطفى فحرم على الشيطان ان يتمثل به فمن رآه فقد رأى الحق بلا مرو اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المخصوص بالشفاعة الكبرى صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه نجوم الهدى وقادة التقى ۔

اما بعد اضعف عباد الله الكريم **احمد** المعروف **بولی الله بن عبد الرحیم** العمری الدهلوی هذه اربعون حدیثا من احادیث النبی صلی الله علیه وسلم التی تروی من جهة الرؤیا او من جهة مشاهدة روحه الکریم جمعتها فی هذه الرسالة ۔ منها ما لا واسطة بینی وبینه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام حمد وثنا اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر بلند رتبہ دیا کہ شیطان آپ کی صورتِ مکرم میں قطعاً نظر نہیں آسکتا جس نے آپ کو دیکھا یقیناً اس نے آپ کو حق دیکھا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں وہی وحدہ لاشریک ہے ۔ اور شہادت دیتا ہوں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ ہیں اور ایسے رسول ہیں کہ قیامت کے دن شفاعتِ کبریٰ آپ کے ساتھ مختص ہے ۔ اللہ کا درود وسلام آپ پر، آپ کی اولاد پر اور آپ کے اصحاب پر (جو ہدایت کے ستارے اور تقویٰ کے راہنما ہیں) نازل ہو۔

اللہ کریم کے بندوں میں ایک بہت ضعیف بندہ **احمد المشہور ولی اللہ بن عبد الرحیم** عمری دہلوی معروض ہے کہ یہ چالیس احادیث نبی علیہ السلام سے خواب یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روح کے مشاہدہ کی روشنی میں جمع کی گئی ہیں بعض بلاواسطہ ہیں بعض ایک واسطہ سے و

ومنها ما یکون بینی وبینه واسطة واحدة ومنها ما یکون بینی وبین النبی صلی الله علیه وسلم واسطتان او اکثر سمیتها بالدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ؛

الحدیث الاول: رأیت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام کانی دخلت علیه وقعدت بین یدیه وهو مراقب واضع ذقنه علی صدره فحاضت علی منه صلی الله علیه وسلم ثلث صور مثالیة الاولی جسم مخروطی یکون من علاه واسفله عرض واسفل اکثر عرض من اعلاه والثانیة جسم مبطوح کالسطح فی وسطه کالعود المرکوز فیه والثالثة عود قائم علی الارض فوقه لجسم کالسطح

بعض ایسی ہیں کہ میرے اور نبی علیہ السلام کے درمیان دو یا زیادہ واسطوں سے پہنچی ہیں اس رسالے کا نام **دُرِّ ثمین فی مبشرات النبی الامین** رکھا گیا ہے۔

حدیث اوّل: میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ مراقبہ میں ذقن مبارک سینہ مکرم پر رکھے تشریف فرما ہیں۔ مجھ پر آپ کی تین مثالیہ صورتیں ظاہر ہوئیں۔ پہلے مخروطی اوپر اور نیچے عریض ہیں مگر نیچے کا جسم مبارک قدرے عریض ہے۔ دوسری مبطوح سخت جسم جیسے عود کی لکڑی کا درمیانی حصہ ہوتا ہے تیسری جیسے عود کا ایک مینار زمین پر قائم ہو اور اس پر ٹھوس جسم دکھائی دے

هذا حدیث مسلسل بالاسودین وهذا الحدیث خارج عن کتاب المسلسلات

بسم الله الرحمن الرحیم قال العبد الضعیف محمد اسحق اضافنا الشیخ فرید عصره عبد العزیز بالاسودین التمر والماء قال اضافنی الشیخ ولی الله بالاسودین التمر والماء قال اضافنا شیخنا ابو طاهر بالاسودین التمر والماء ؛

ثم فاض علیّ ان الاولی تمثل لنسبتہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہا مستوعبۃ لتہذیب المراتب السافلۃ الجسمانیۃ والعالیۃ الروحانیۃ والثانیۃ تمثل لنسبۃ السالکین الذین فسحۃ نسبتہم فیما یلی الاسفل فقط والثالثۃ تمثل لنسبۃ المجذوبین الذی فسحۃ نسبتہم فیما یلی الاعلی فقط، فلما فہمت المراد بہذہ الصور الثلاث رفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم راسہ وتبسم الیّ ومدّ یدیہ واشار الی البیعۃ فتقدمت حتی اتصلت رکبتای برکبتہ فاخذ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی بیمینہ فصافحتہ ثم وضع ذقنہ علی صدرہ وغمض عینیہ ففعلت کما فعل ففاض علی قلبی تلک النسبۃ التی فہمتہا اولاً

پھر مجھے یوں معلوم ہوا کہ پہلی صورت آپ کی نسبت کا تمثل ہے وہ نسبت جامع ہے۔ تاکہ سافل جسمانی کی تہذیب مراتب ہو سکے اور روحانیت کے مراتب عالی کی تعمیر ہو سکے۔ دوسری صورت سالکین کی نسبت کا تمثل ہے۔ اسفل کے قریب جو کچھ بھی ہے اس میں فراخی ہے تیسری صورت مجذوبوں کی نسبت کا تمثل ہے۔ یہ نسبت اعلیٰ کے نہایت قریب ہوتی ہے۔ اس میں وسعت و کشادگی ہی ہے۔ جب مجھے ان تینوں صورتوں کی کیفیت ذہن نشین ہو گئی تو نبی علیہ السلام نے اپنا سر مبارک بلند فرمایا اور تبسم فرماتے ہوئے میری طرف ہاتھ بڑھا دیئے اور بیعت کا اشارہ فرمایا۔ میں آگے بڑھ کر اس قدر قریب ہو گیا کہ میرے زانو آپ کے زانوئے اقدس سے چھونے لگے۔ اور میں نے مصافحہ کیا۔ پھر آپ نے ذقن مبارک سینۂ مکرم پر رکھی اور آنکھیں بند کیں۔ اسی طرح میں نے بھی کیا۔ میرے قلب پر وہ تمام نسبتیں آشکارا ہو گئیں جنہیں میں نے ابھی ابھی سمجھا تھا۔

الحدیث الثانی: بینا انا مراقب فی المسجد فی بلدة کھنبابت بعد العصر اذ شاهدتُ روحه الکریمة صلی اللہ علیہ وسلم قد حضرت فالبسنی ردآءً فظهر لی فی ذلک الحین بعض دقائق العلوم الشریعة ولم تزل تتزائد حیناً بعد حین ۔

الحدیث الثالث: رأیت فی المنام ان الحسن والحسین رضی اللہ عنهما نزلا فی بیتی وبید الحسن رضی اللہ عنہ قلم قد انکسر لسانه فبسط یده لیعطینی وقال هذا قلم جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم امسک بیده وقال حتی یصلحه الحسین فاصلحه ثم ناولنیه ثم جیٔ بردآءٍ فرفع الحسین رضی اللہ عنہ وقال هذا ردآء جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم البسنیه فمن یومئذ انشرح صدری للتصنیف فی العلوم الشرعیة والحمد للہ ۔

حدیث دوم: ایک دفعہ شہر کھنبات کی جامع مسجد میں بعد از نماز عصر میں مراقبہ میں تھا۔ میرے مشاہدے میں یہ بات آئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس رونما ہوئی اور مجھے چادر اوڑھائی۔ چادر اوڑھتے ہی مجھے علومِ شریعت کی باریکیاں معلوم ہو گئیں اور پھر ان میں اضافہ ہوتا گیا۔

حدیث سوم: میں نے خواب میں اپنے گھر سیدنا امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو تشریف لائے دیکھا۔ امام حسن کے ہاتھ میں ایک شکستہ سر قلم ہے۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر مجھے دینا چاہا اور فرمایا کہ یہ میرے نانا جان کا قلم ہے۔ پھر انہوں نے ہاتھ روک کر حضرت امام

قال اضافنا شیخنا محمد بن محمد بن سلیمان المغربی الردانی نزیل مکة الشریفة بالاسودین التمر والماء قال اضافنی ابن عمی سیدی سعید بن ابراهیم الجزیری عرف بقدوره بالاسودین التمر والماء وقال اضافنی الشیخ سیدی سعید بن احمد المقری القرشی بالاسودین التمر والماء قال اضافنی الشیخ الصدر الاوحد سیدی احمد م م حم الوهرانی بالاسودین التمر والماء قال اضافنی الشیخ شیخ الانام موضح طریقة الاسلام ابو سالم سیدی ابراهیم التازی البلنسی بالاسودین التمر والماء

الحدیث الرابع: سألته صلی اللہ علیہ وسلم سوالاً روحانیۃ عن معنی قولہ کنت نبیًا وآدم منجدل بین الماء والطین ففاض علی روحی من روح الکریمۃ و صورتہ المثالیۃ التی کانت قبل ان یوجد فی عالم الاجسام وان فیضانہا فی الحضرۃ المثالیۃ کان عند کون آدم منجدلاً بین الماء والطین وانہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہوراً تاماً فی تلک الحضرۃ وھو المعبر عنہ بالنبوۃ فی ھذا الحدیث ولذلک لما وجد فی العالم الجسمانی انتقل معہ القوی المثالیۃ الی العالم الجسمانی فظہر من العلوم ما لم یکن بحساب۔

حسین کو فرمایا کہ اسے ٹھیک کر دیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے قلم کو درست فرما کر مجھے عنایت فرمائی۔ امام حسین کے پاس ایک چادر تھی۔ یہ فرماتے ہوئے کہ یہ میرے نانا جان کی چادر ہے مجھے اوڑھا دی۔ اس دن سے علوم شریعت کی تصنیف کے لئے میرا سینہ کھل گیا۔ والحمد للہ!

حدیث چہارم: میں نے نبی علیہ السلام سے روحانی طور پر سوال کیا کہ یارسول اللہ کنت نبیًا وآدم منجدل بین الماء والطین کے معانی کیا ہیں؟ میری روح پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک ظاہر ہوئی اور ایک ایسی صورت مثالیہ دکھائی گئی جو عالم اجسام میں آنے سے پہلے تھی اور اس کا فیضان بارگاہ مثال میں نمایاں ہو رہا تھا۔ گویا جب حضرت آدم کا خمیر ہو رہا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارگاہ مثال میں ظہور تام تھا اور نبوت اسی حدیث سے نمایاں ہے۔ اسی لئے جب آپ عالم جسمانی میں ظاہر ہوئے اس عالم جسمانی میں قوائے مثالیہ بھی دیئے گئے، تو وہ علوم ظاہر ہوئے جن کا کوئی حساب نہیں۔

الحدیث الخامس: سالته صلی الله علیه وسلم سوالاً روحانیاً عن معنی قوله "کان فی عماءٍ ما فوقه هواء ما تحته هواء" فی جواب من قال این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه ففاض علی روحی من روحه الکریمة صورة نور عظیم فی اعالی بعد هیولانی فقد احاط بجامع هذا البعد بخطوط شعاعیة فقیل هذا النور وهو التجلی المشار الیه بهذا القول وهذا البعد الهیولانی هو العماء وهذه الاحاطة بالخطوط الشعاعیة هو القهر المشار الیه بقوله تعالی هو القاهر فوق عبادہ ⁂

الحدیث السادس: اشار صلی الله علیه وسلم اشارة روحانیة مخاطباً بهذا الفقیر لن مراد الحق فیك ان یجمع الله تعالی شملاً من شمل الامة المرحومة بك ⁂

حدیث پنجم: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی طور پر اس حدیث پاک کے معنی کی تشریح کے متعلق سوال کیا "کان فی عماء ما فوقه هواء ما تحته هواء" جب کسی نے آپ سے دریافت کیا تھا "این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه" تو میری روح پر آپ کی روح مبارکہ ظاہر ہوئی۔ یہ روح مبارکہ ایک عظیم نور کی صورت میں نمایاں تھی۔ جو بُعد ہیولانی کی نہایت سے بھی ماورا تھی۔ ماورا کی ساری وسعتیں اس نور میں سمٹ گئی تھیں۔ اس نورِ عظیم کے شعاعی خطوط اس بُعد کی تمام کیفیتوں پر حاوی ہو گئے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ اس قول میں جس نور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یہ اس کی تجلی ہے۔ بُعد ہیولانی وہ "عماء" ہے اور خطوط شعاعیہ کا احاطہ وہ قہر ہے جس کا اشارہ اللہ تعالیٰ نے "هو القاهر فوق عباده" میں فرمایا ہے۔

حدیث ششم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی اشارہ سے اس فقیر کو

الحديث السابع:- سألته صلى الله عليه وسلم سوالاً روحانياً عن التسبب وتركه أيهما أحسن، لي ففاض منه على روحي فيض برد بسببه قلبي عن الاسباب والاولاد ثم انكشف الامر بعد ساعة فرأيت الطبيعة تركن الى الاسباب ورأيت الروح تركن الى التفويض۔

الحديث الثامن:- سألته صلى الله عليه وسلم سوالاً روحانياً عن سر تفضيل الشيخين على علي رضي الله عنهم مع انه اشرفهم نسباً وافضاهم حكماً واشجعهم جناناً والصوفية عن آخرهم ينتسبون اليه ففاض على قلبي

مخاطب فرمایا کہ حق کی خواہش ہے کہ تجھ میں امتِ مرحومہ کی ان اشیاء کو زندہ کرے جو ترک کر دی گئی ہیں

حدیث ہفتم:- میں نے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی طور پر سوال کیا کہ میرے لئے دنیائے اسباب بہتر ہے یا ترکِ اسباب؟ آپ کی روح کے طفیل میرے روح کو ایک کیفیت فیض نصیب ہوئی۔ جس کی وجہ سے میرا دل اسباب کی دنیا اور اولاد سے سرد ہو گیا۔ کچھ لمحوں بعد پھر یہ کیفیت جاتی رہی تو میں نے محسوس کیا کہ میری طبیعت تو اسباب کی جانب راغب ہے، اور روح تفویض کی طرف مائل ہے۔

حدیث ہشتم:- میں نے روحانی طور پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ شیخین حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کیوں فضیلت حاصل ہے حالانکہ حضرت علی نسبی لحاظ سے اشرف، حکمی لحاظ سے بہترین قاضی اور قلبی طور پر شجاع اور

قال اضافني الشيخ العالم الولي ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني بمنزله بالمدينة تمرًا وماء في يوم الخميس شهر المحرم سنة احدى وثلاثين وثماني مائة وقرأ علينا اخبرنا الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوي اليماني بقراءتي عليه بتعسر۔ **قال** اخبرني والدي اجازة **قال** اخبرني القضية تقي الدين عمر بن علي الشعبي قال اضافنا شيخنا القاضي فخر الدين الطبري في منزله بزبيد الاسود بن التمر الله

منہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم وجھین وجہا ظاھرا و
وجہا باطنا، فالوجہ الظاھر الی اقامۃ العدل فی الناس وتالیفھم والیشادھم
الی ظاھر الشریعۃ وھما بمنزلۃ الجوارح لہ فی ذلک والوجہ الباطن الی منازل
الفناء والبقاء وعلومہ المرویۃ کلھا انما تتبع من الوجہ الظاھر ؁

الحدیث التاسع:۔ سالتہ صلی اللہ علیہ وسلم سوالا روحانیا
عن الشیعتہ فاوحی الی ان مذھبھم باطل وبطلان مذھبھم یعرف من لفظ
الامام ولما افقت عرفتم الامام ھندھم وھو المعصوم المفترض الوحی الیہ وحیا
باطنا وھذا ھو المعنی النبی فمذھبھم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحھم اللہ تعالیٰ ؁

بہادر اور تمام صوفیہ بھی اپنی روحانی نسبت آپ ہی سے ظاہر کرتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے دل میں فیض ہوا کہ اس کی دو وجہیں، ایک ظاہر اور ایک
باطن، ظاہرا یہ ہے کہ شیخین نے عوام الناس میں عدل و انصاف قائم رکھا، وہ ہمیشہ شرعی
احکام کا نفاذ کرتے رہے ہیں، اور تالیف و ارشاد قائم رکھتے گئے۔ دونوں خلفا بمنزلہ جوارح
ہیں۔ باطنی طور پر وہ بقا و فنا کی منازل تک پہنچنے والے تھے اور جس قدر علوم مرویہ ہیں ان کے وہ سرچشمہ ہیں
حدیث نہم: میں نے روحانی طور پر مذہب شیعہ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
کیا۔ مجھے آپ کی طرف سے القا ہوا یہ مذہب جھوٹا ہے اور اس مذہب کا جھوٹ لفظ امام سے ظاہر
ہوتا ہے جب میں اس کیفیت (الہامیہ) سے باہر آیا تو میں نے جان لیا کہ ان کے نزدیک امام
ایسے شخص کو کہتے ہیں جو معصوم عن الخطا ہو اور اس کی اطاعت فرض ہے اور اس پر وحی باطنی
ہوتی ہے یہ سب تعریف ہیں نے کی ہے۔ اس بنا پر ان کا مذہب ختم نبوت سے انکار ہے۔

قال اخبرنا شیخنا امام الفخر الدین محمد بن ابراھیم الحمویہ بالقاھرۃ عن الامام ابی الحسن البکری قال اخبرنا شیخنا الحافظ
ابو العلاء الھمدانی عن علی الاسود بن البکرۃ قال اخبرنا الشیخ ابو بکر ھبۃ اللہ بن الفرج الکاتب المعروف بابن اخت الطویل
الھمدانی عن الاسود بن البکرۃ قال اخبرنا ابو جعفر محمد بن الحسین بن محمد بن ابراھیم الصوفی ؁

الھام شریف ختم نبوت ... ہیں

Marfat.com

الحدیث العاشر:- سألته صلی اللہ علیہ وسلم عن هذه المذاهب وهذه الطرق ایها اولی عنده بالاخذ واجب ففاض علی قلبی منہ ان المذاهب و الطرق کلها سواء لافضل الواحد علی الاخر ؛

الحدیث الحادی عشر :- رأیت العلماء المحدثین العاملین بعلمهم المهذبین للطائفهم البارزة احب عنده صلی اللہ علیہ وسلم من کثیر من الصوفیۃ الذین یفضلونهم بتهذیب لطائفهم الکامنۃ ولا یفضلونهم فی تهذیب لطائفهم البارزة ؛

الحدیث الثانی عشر :- صابتنی مجاعۃ فدعوت اللہ ان یکشفها فرأیت روحہ الکریمۃ صلی اللہ علیہ وسلم نزلت من السماء معها رغیف کـ

حدیث دہم :- نبی علیہ السلام سے میں نے سوال کیا۔ کہ موجودہ مذاہب اور مختلف اعتقادات میں سے کونسا عقیدہ آپ کے ہاں پسندیدہ ہے۔ تو میرے دل پر یہ فیض ہوا کہ سب مذہب اور عقیدے برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔

حدیث یازدہم :- میں نے دیکھا کہ وہ علماء محدثین جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں اور ظاہر اخلاق کو تہذیب اسلامی کے رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان صوفیائے کرام سے جو اپنے باطنی اخلاق کو درست کرتے رہتے ہیں مگر ظاہری اسلامی تہذیب کی پرواہ نہیں کرتے زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے۔

حدیث دوازدہم :- ایک دفعہ مجھے بھوک نے تنگ کیا تو میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ میری گرسنگی کو دور فرمائے۔ میں نے روح نبی علیہ السلام کو آسمان سے آتے دیکھا اور مجھے بتایا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے کھانا کھلانے کے لئے بھیجا ہے۔ اس

الله تعالیٰ امرہ ان یطعمنی ذلک الرغیف فاعطانیہ فانکشف الحاجۃ آخر ذلک

الیوم او اول الغد والله تعالیٰ اعلم۔

الحدیث الثالث عشر: - لم اعطش لیلۃ من اللیالی فالہم

بعض اصحابنا ان یھدی الی اناء من اللبن فشربتہ ثم نمت علی الوضوء

فرأیت روح النبی صلی الله علیہ وسلم فاومات الی انی انا الذی ارسلت

اللبن والقیت الخاطر فی قلب الرجل۔

الحدیث الرابع عشر: - اخبرنی والدی انہ رأی النبی صلی الله

علیہ وسلم فی المنام فبایعہ ولقنہ النفی والاثبات علی طریقۃ الصوفیۃ فبایعنی

کما بایعہ النبی صلی الله علیہ وسلم ولقنی کما لقنہ النبی صلی الله علیہ

وسلم۔

اس روحِ مکرم کی دستگیری سے میری دو دن کی بھوک جاتی رہی۔ واللہ اعلم۔

حدیث سیزدہم: - ایک دن میں سخت پیاسا تھا۔ میرے ایک دوست کو میری اس حالت کے متعلق الہام ہوا۔ وہ دودھ کا ایک پیالہ بھر کر تحفۃً لے آئے۔ میں نے پی لیا اور وضو کر کے سو گیا۔ میں نے روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جس نے اشارہ کیا کہ ہم نے ہی اس دوست کے دل میں القا کیا تھا کہ وہ تمہیں دودھ پلا آئے۔

حدیث چہاردہم: - جناب والد نے مجھے بتایا کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور بیعت کی۔ اور آپ نے مجھ کو نفی و اثبات کا طریقہ اسی طرح تلقین کیا جس طرح صوفیاء فرمایا کرتے ہیں۔ جناب والد نے مجھ سے بھی اسی طرح بیعت کی اور نفی و اثبات کی ویسے ہی تلقین کی۔

الحدیث الخامس عشر:۔ اخبرنی والدی انہ کان مریضاً فرأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال "کیف حالک یا بنی" ثم بشرہ بالشفاء واعطاہ شعرتین من شعور لحیتہ فتعافی من المرض فی الحال وبقیت الشعرتان عندہ فی الیقظۃ فاعطانی احدھما فھی عندی۔

الحدیث السادس عشر:۔ امرنی سیدی الوالد بھذہ من الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم صل علی محمد النبی الامی وآلہ وبارک وسلم قال فقرأتھا فی المنام علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم فاستحسنہا۔

حدیث پانزدہم:۔ میرے والد محترم نے بتایا کہ "جب وہ بیمار ہوئے تو خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا "کیف حالک یا بُنیّ" (میرے بیٹے! تمہارا کیا حال ہے؟) ساتھ ہی شفایابی کی خوشخبری دی اور دو موئے مبارک ریش عنایت فرمائے۔ میں اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔ صبح اٹھا تو دونوں موئے مکرم میرے پاس تھے۔" ایک بال مجھے دیا گیا جو تا ہنوز میرے پاس ہے۔

حدیث شانزدہم:۔ میرے والد نے مجھے درود شریف پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ اللھم صل علی محمد النبی الامی وآلہ وبارک وسلم کیونکہ میں نے خواب میں پڑھا تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا تھا۔

درود شریف

الحدیث السابع عشر:۔ اخبرنی سیدی الوالد قال اخبرنی شیخی السید عبد اللہ القاری قال حفظت القرآن علی قاری زاھد کان یسکن فی البریۃ فبینا نحن نتدارس القرآن اذ جاء قوم من العرب یقدمھم سیدھم فاستمع قراءۃ القاری وقال بارک اللہ ادیت حق القرآن ثم رجع وجاء رجل اخر بذالک الذی فاخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرھم البارحۃ انہ سیذھب الی البریۃ الفلانیۃ لاستماع قراءۃ القاری ھناک فعلمنا ان السید الذی کان یقدمھم ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقد رأیتہ بعینی ھاتین، واللہ اعلم۔

حدیث ہفدہم:۔ میرے والد مکرم نے مجھے بتایا کہ "ہمیں سید عبد اللہ قاری نے کہا، جب انہوں نے قاری زاہد سے جو بیابان میں رہتے تھے قرآن پاک حفظ کیا، تو ہم ایک دفعہ قرآن پاک کا دور کر رہے تھے کہ ایک عرب جماعت ہمارے پاس آئی۔ ان کا قائد ان کے آگے تھا۔ وہ لوگ قاری صاحب کی قرارت سننے لگے۔ جماعت کے قائد نے قرآن پاک سن کر فرمایا۔ "بارک اللہ! تم نے قرآن خوانی کا حق ادا کر دیا" اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور کہنے لگا کل رات مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس بیابان میں پہنچ کر قاری صاحب کا قرآن سنوں۔ میں سمجھ گیا کہ کل والی قوم کے قائد خود نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ پھر کہنے لگے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ان آنکھوں سے دیکھا تھا۔" واللہ تعالیٰ اعلم"۔

الحدیث الثامن عشر :- اخبرنی سیدی الوالد انہ ارادفی ابتداء طلبہ ان یلتزم دوام الصیام ثم تردد فی ذالک لاختلاف العلماء فیہ فتوجہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرآہ فی النوم کانہ اعطاہ رغیفا قال فقال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ الھدایا مشترک فقدمتہ الیہ فاخذ منہ کسرۃ ثم قال عمر رضی اللہ عنہ الھدایا مشترک فقدمتہ الیہ فاخذ منہ کسرۃ ثم قال عثمان رضی اللہ عنہ الھدایا مشترک فقلت ان قسمتم الرغیف بینکم فای شیئ یبقی لھذا الفقیر فامسک ۔

الحدیث التاسع عشر :- اخبرنی سید الوالد انہ رکب فی رمضان الی مکان فاصابہ الحر والتعب فنعس فی تلک الحالۃ فرأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہ طعاما لذیذا متخذا من الارز والحلاوۃ والزعفران

حدیث ہژدہم :- میرے والد محترم نے مجھے بتایا کہ" میں نے ابتدائی ریاضت میں ہمیشہ روزہ رکھنے کا ارادہ کیا۔ مگر کچھ مدت کے بعد مجھے قدرے تردّد ہوا کہ اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کی طرف متوجہ ہوا۔ آپ کو خواب میں دیکھا تو آپ نے مجھے کھانا عنایت فرمایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پاس ہی تھے۔ فرمانے لگے "الھدایا مشترک" اس تحفے میں اور بھی شریک ہیں۔ میں ان کے سامنے لے گیا۔ انہوں نے تھوڑا سا کھا لیا۔ پھر حضرت عمر نے بھی فرمایا "الھدایا مشترک" میں ان کے سامنے بھی لے گیا تو آپ نے بھی تھوڑا سا لے لیا۔ پھر حضرت عثمان نے فرمایا "الھدایا مشترک" ان کے سامنے لے گیا اور عرض کیا یا حضرت! اگر آپ لوگوں نے یہ کھانا سارا تقسیم کر لیا تو اس فقیر کے حصے میں کیا آئے گا"

والسن فاكل حتیٰ شبع واعطاہ ماءً بارداً فشرب حتی روی ثم استیقظ ولا جوع له ولا عطش وفی یدہ ریح الزعفران۔

الحدیث العشرون :- اخبرنی سیّدی الوالد قال بلغنی ان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا املح واخی یوسف اصبح فتحیرت فی معناہ لان الملاحۃ توجب قلق العشاق اکثر من الصّباحۃ وقد روی فی قصۃ سیّدنا یوسف علیہ السّلام ان النّساء قطّعن ایدیھنّ حین رأینہ وانّ الناس ماتو عند رؤیتہ ولم یُرو عن نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الباب شیئ فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام

حدیث نہم :- جناب والد نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ موسم گرما میں ایک سفر پر جانے کا اتفاق ہوا تو شدّتِ گرما اور تھکاوٹ کی وجہ سے مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے بہت عمدہ کھانا عطا فرمایا، جو چاول گھی اور شکر پر مشتمل تھا۔ میں کھا کر سیر ہو گیا۔ پھر مجھے ٹھنڈا پانی عنایت کیا گیا۔ جس سے میری پیاس بجھ گئی۔ جب آنکھ کھلی تو نہ بھوک تھی نہ پیاس۔ ہاتھوں سے زعفران کی خوشبو آ رہی تھی۔

حدیث بستم :- میرے والد محترم نے مجھے سنایا کہ جب میں نے یہ حدیث سُنی "انا املح واخی یوسف اصبح" (میں ملیح اور حضرت یوسف صبیح ہیں) تو اس کے معانی میں مجھے بڑا تردّد ہوا۔ کیونکہ حسنِ ملیح تو عاشقوں کی بے قراری کا بڑا سبب ہے۔ اور صباحت میں بے قراری کی بجائے تحیّر زیادہ ہوتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسنِ صبیح جب مصر کی عورتوں نے دیکھا تو اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ اور بعض لوگ جمال یوسفی کی

فسألته عن ذلك فقال جمالی مستور عن اعین الناس غیرۃ من اللہ عز وجلّ ولو ظهر لفعل الناس اکثر مما فعلوا حین راو یوسف ٭

الحدیث الحادی والعشرون :- اخبرنی سیّدی الوالد قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرّؤیا وظهر علیّ فی تلک الحالۃ بعض الکمالات الالٰهیّۃ الظاهرۃ بہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقعت ساجدًا بین یدیہ فعض علی اصبعہ ومنعنی عن السجود ٭

تاب نہ لا کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ہمارے نبی علیہ السلام کے بارے میں تو کوئی ایسی روایت نہیں سنی گئی۔ جب مجھے خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو میں نے بھی سوال آپ سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا جمال اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نگاہوں سے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے۔ اگر منظر ظاہر میں اسے دیکھ لے تو قصۂ یوسف سے کہیں زیادہ حال ہو جائے۔ (اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے حسن یوسفی اور جمالِ مصطفوی کا کتنا لطیف موازنہ کیا ہے) ؎

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب (مترجم)

حدیث بست و یکم :- جناب والد نے مجھے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اور زیارت کے دوران ہی کمالاتِ الٰہیہ ظاہریہ کا القا ہوا۔ میں فرطِ انبساط میں حضور کے سامنے سجدے میں گر پڑا۔ آپ نے منہ میں انگلی دبائی اور مجھے سجدہ کرنے سے منع فرمایا۔

الحديث الثانی والعشرون :- اخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع فی ایام المولد طعامًا صلۃ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی سنۃ من السنین شیئ اصنع بہ طعامًا فلم اجد الا حمصا مقلیًا فقسمتہ بین الناس فرأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ ھذہ الحمص متبہجا بشاشا ۔

الحدیث الثالث والعشرون :- اخبرنی سیدی الوالد قال رأیت علیًا رضی اللہ عنہ فی النوم فسألتہ عن نسبتی القلبیۃ ھل ھی نحو مما کنتم تکسبون فی صحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توجہ الی قلبک واستحضر نسبتک فاستحضرتھا فقال ھی ھی ۔

حدیث دو و بستم :- میرے والد مکرم فرماتے ہیں کہ میں ایام مولود شریف میں کھانا پکایا کرتا تھا، تاکہ میلاد شریف پر اظہار خوشنودی کر سکوں۔ ایک سال میں اتنا تنگدست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا۔ میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لئے اور لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت کے سامنے بھنے ہوئے چنے رکھے ہیں اور آپ بہت ہشاش بشاش ہیں۔

حدیث سہ و بستم :- میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ اور اپنے دل کی نسبت کا آپ سے سوال کیا اور عرض کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے کس نسبت کا اکتساب کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے دل کی طرف توجہ کرو اور اپنی نسبت کا استحضار کرو۔ میں نے اپنی نسبت کا استحضار کیا تو فرمانے لگے، بس بس یہی ہے۔

الحديث الرابع والعشرون: اخبرني سيدي الوالد قال رأيت صلى الله عليه وسلم في المنام فتصرف في نفسي فعبرت المقامات حتى وصلت الى موضع لا يتجاوزه الا نبي فلخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم روحي في ضمن روحه فرأيت بحرًا من النار ثم ظهرت المقامات السابقة من الصبر والتوكل ونحوهما الا ان هذه اصول والاولى فروع

الحديث الخامس والعشرون: اخبرني سيدي الوالد قال رأيت في المنام النبي صلى الله عليه وسلم جالسًا مراقبا من مسجد من ياقوت شفاف ارى باطنه من ظاهره والصحابة والاولياء جالسون متحلقون عنده

حدیث بست و چہارم: جناب والد نے مجھے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے میرے قلب میں تصرف فرمایا۔ جو میرے نفس کے تمام مقامات کو عبور کر گیا۔ حتیٰ کہ ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں نبی کے بغیر کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی نبی علیہ السلام نے میری روح کو اپنی روح مکرم کی پناہ میں لے لیا۔ میں نے ایک آتشی دریا دیکھا۔ جہاں مجھے مقام صبر و توکل نظر آ گئے۔ مگر یہ اصول ہے اور پہلے فروع تھے۔

حدیث بست و پنجم: جناب والد سے میں نے سنا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے خواب میں نبی علیہ السلام کو یاقوت شفاف کی مسجد میں مراقبہ میں دیکھا اس مسجد کے

على الاسود بين التمر والماء = قال اضافني ابو الحسن على بن الحسين الواعظ على الاسودين التمر والماء۔ قال اضافنا ابو شيبه احمد بن ابراهيم العباس المخزومي بالردان على الاسودين التمر والماء۔ قال اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقي على الاسودين التمر والماء۔ قال اضافنا نوفل بن الهاد على الاسودين التمر والماء۔ قال اضافنا عبد الله بن ميمون القداح على الاسودين التمر والماء۔ قال اضافنا جعفر بن محمد الصادق على الاسودين التمر والماء۔ قال اضافنا ابى محمد بن على الباقر على الاسودين التمر والماء۔ قال اضافنا ابى على بن الحسين بن على على الاسودين التمر والماء۔ قال اضافني على كرم الله وجهه على الاسودين التمر والماء؛

فلما وصلت الباب قام سیدی عبد القادر الجیلی والشیخ بہاؤ الدین نقشبند فخرجا الیّ وتذاکرا فیّ فقال سیدی عبد القادر انا اولی بہ لانّ آبائہ کانوا اخذین بطریقتی وقال الشیخ بہاؤ الدین انا اولی بہ لانہ تربی بروحانیۃ جدہ ابی امہ وکان اخذ بطریقتی ثمّ اصلحا علی ان یتولانی اولا الشیخ بہاؤ الدین ویفیدنی بعد ذلک سیّدی عبد القادر بما شاء ثم ادخلنی المسجد الشیخ بہاؤ الدین واجلسنی بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلمّا فتح النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ کنت اول من وقع بصرہ علیہ ٭

باہر سے اندر کا حال معلوم ہو سکتا تھا۔ آپ کے حلقہ میں صحابہ اور اولیاء بیٹھے تھے۔ جونہی میں دروازے پر پہنچا تو جناب سیدنا عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاؤ الدین نقشبند اٹھے اور میری طرف تشریف لائے۔ دونوں حضرات میں باتیں ہوئیں۔ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس شخص کے استقبال کا زیادہ حق ہے۔ کیونکہ اس کے آباء و اجداد میرے سلسلے سے منسلک ہیں۔ حضرت نقشبند فرمانے لگے۔ مجھے زیادہ حق ہے کیونکہ اس کی تربیت اس کے نانا (ماں کے والد) نے کی ہے جو میرے سلسلے میں تھے۔ اس بات پر دونوں حضرات متفق ہو گئے کہ پہلے حضرت نقشبند میری تربیت فرمائیں اور پھر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے فیوضات سے نوازیں۔ چنانچہ مجھے شیخ بہاؤ الدین کی مسجد میں داخل کیا گیا اور مجھے حضور کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔ آنحضرت مراقبے سے فارغ ہوئے۔ آپ کی نگاہ سب سے پہلے مجھ پر پڑی۔

قال اضافنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء فقال من اضاف مومنا فکانما اضاف آدم ومن اضاف مومنین فکانما اضاف آدم وحواء ومن اضاف ثلثۃ فکانما اضاف جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ومن اضاف اربعۃ فکانما قرأ التوریۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ فکانما صلی ...

الحدیث السادس والعشرون :- اخبرنی سیدی الوالد قال شککت فی نسب رجل یدعی السیادة فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیاً علی سریر ورأیت الرجل مستلقیاً تحت السریر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا نسبة لم یکن ھھنا ۔

الحدیث السابع والعشرون :- اخبرنی سیدی الوالد قال کان رجل من اصحابنا لایمس التنباک ولکنہ کان قد ھیاء القدرة لاضیافہ فرای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم او الیقظہ لا ادری ای ذلک کان مقبلا الیہ ثم اعرض وخرج من ذلک ان کان قال فتشددت الیہ وقلت یارسول اللہ ماذنبی فقال فی بیتک القدرة ونحن نکرھنا ۔

حدیث بست وششم :- جناب والد فرماتے تھے۔ مجھے ایک شخص جو سید ہونے کا دعوی دار تھا اس کی نیابت پر شک تھا۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام تخت پر آرام فرما ہیں۔ اور وہ شخص تخت کے نیچے لیٹا ہوا ہے، آپ نے فرمایا۔ کہ اگر اس کا نسب نہ ہوتا تو یہاں نہ ہوتا۔

حدیث بست و ہفتم :- والد محترم نے بیان فرمایا کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست جو خود تو حقہ نہ پیتا تھا۔ البتہ اس نے اپنے مہمانوں کے لئے حقہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے ایک رات نبی علیہ السلام کو دیکھا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ اور اس کے مکان سے باہر تشریف لے گئے۔ میرا دوست آپ کے پیچھے بھاگا اور عرض کرنے لگا "یارسول اللہ! مجھ سے کیا خطا ہو گئی ہے" آپ نے فرمایا تمہارے گھر میں حقہ ہے مجھے حقے سے نفرت ہے۔

الحديث الثامن والعشرون :- اخبرني سيدي الوالد قال كان رجلان من الصالحين احدهما عالماً عابداً والاخر عابد ليس بعالم فرأى النبي صلى الله عليه وسلم في ساعة واحدة على صورة واحدة كان اذن للعابد ان يدخل في مجلسه ولم يأذن للعالم فسأل العابد بعض القوم عن ذلك فقال يمين التنباك والنبي صلى الله عليه وسلم يكرهه فلما كان الغد دخل على العالم فوجده يبكي فلما رأى ليلة فاخبره عن السبب فتاب عن ساعته ثم رأيا النبي صلى الله عليه وسلم من الليلة الآتية على صورة واحدة كان اذن للعالم وقربه منه ؛

الحديث التاسع والعشرون :- بلغني عن سيدي العم انه

حدیث بست و ہشتم :- میرے والد محترم نے دو صالحین کا واقعہ بیان کیا ہے ایک تو ان میں سے عالم اور زاہد تھا، اور دوسرا صرف زاہد ہی تھا۔ دونوں ایک ہی مجلس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو حاضر ہوئے تو نبی علیہ السلام نے عابد کو تو مجلس پاک میں بیٹھنے کی اجازت دے دی مگر عابد و عالم کو اجازت نہ ملی۔ عالم نے بعض لوگوں سے معلوم کیا کہ مجھے اجازت کیوں نہ ملی۔ انہوں نے بتایا کہ تم حقہ پیتے ہو اور حقہ حضور کو ناپسند ہے۔ دوسرے دن عابد اس عالم کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ زار زار رو رہا ہے اور اسے رات کی محرومی کا بہت افسوس تھا۔ اس نے حقہ سے توبہ کر لی۔ دوسری رات ایک ہی مجلس میں دونوں کو اجازتِ زیارت مل گئی۔

حدیث بست و نہم :- چچا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا جیسے وہ ایک راستہ پر جا رہے ہیں اور دوسرا کوئی بھی اس راہ پر نظر نہیں آتا

رای فی المنام کانه یمشی فی الطریق لیس فیها احد قال فاذا برجل یشیر الی ان تعال
ثم قال یا بطئ السیران انا علیؓ ارسلنی الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاوصلک الیہ قال فسرنا حتی دخلنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعل
علیؓ رضی اللہ عنہ یدی تحت یدہ ثم ناول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ
وقال یارسول اللہ ھذا ید ابی الرضا محمد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
قال علی رضی اللہ عنہ انا الواسطۃ بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین الاولیاء
والاشارۃ الیک ثم لقننی الاذکار ؛

الحدیث الثلثون :۔ بلغنی عن سیدی العمؒ انہ قال رأیت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فلو یزل بدنیتی منہ حتی صرت نفسہ ؛

پھر ایک آدمی نے راہ میں اشارہ کر کے کہا کہ میرے پاس آؤ۔ اور پھر فرمایا اے سُست رفتار!
میں علی ہوں۔ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ تاکہ تمہیں
آپ کے پاس لے چلوں۔ جب ہم مجلس رسول اللہ میں پہنچے تو حضرت علی نے کہا۔
میرے ہاتھ سے نیچے کر کے اپنا ہاتھ رسول اللہ کے ہاتھ تک پہنچاؤ۔ اور کہا یا رسول اللہ!
یہ ہاتھ ابو رضا محمد کا ہے۔ حضور نے بیعت لی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
میں نبی علیہ السلام اور اولیاء اللہ کے درمیان واسطہ ہوں۔ پھر اشارہ کر کے مجھے
تلقین ذکر کی۔

حدیث سیہم :۔ جناب چچا بزرگوار فرماتے تھے۔ مجھے نبی علیہ السلام
کی خواب میں زیارت ہوئی۔ پھر ہمیشہ قریب فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ میں آپ
کے جان کے قریب ہو گیا۔

الحديث الحادی والثلاثون:۔ اخبرنی الشیخ ابو طاہر عن القشاشی انہ کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابا فی بعض حاجاتہ صورتہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیك انت اقرب الیّ منی امہذا فبحق قربك منی وان بعدت الا ما شفعت فیّ وفی قضاء حاجتی کلہا الدنیویہ والاخرویۃ ومن احب امین فلما کان بعد ہذا بستۃ اشہر رای سید محمد بن علوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منام یقول سلمّ علی احمد القشاشی وبشرہ بالشفاعۃ ثم رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیلۃ الاتیۃ وقال سلم علی احمد القشاشی وقل لہ انہ جلیسی فی الفردوس۔

الحدیث الثانی والثلاثون:۔ اخبرنی ابو طاہر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی قال امرنی الشیخ عیسی بن کنان الخلوتی ان اکون خلیفۃ لہ بمکۃ

Marfat.com

حدیث سی و یکم:۔ شیخ ابو طاہر نے مجھے بتایا کہ قشاشی نے نبی علیہ السلام کو ایک عرضی لکھی۔ اس میں اپنی ایک ضرورت کو بیان کیا گیا تھا۔ اس کا مضمون یوں تھا۔ "یا رسول اللہ! آپ مجھے بہت عزیز ہیں حتیٰ کہ آپ کی طفیل میری تمام حاجات پوری ہوتی رہیں اور آپ کی شفاعت سے مجھے دنیا و آخرت کی نعمتیں مل گئیں" اس واقعہ کے چھ ماہ بعد سید محمد بن علوی نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا۔ احمد قشاشی کو ہمارا اسلام پہنچانا اور شفاعت کی بشارت دینا۔ دوسری رات پھر نبی علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ آپنے فرمایا ہمارا اسلام احمد قشاشی کو دو اور اسے کہو کہ وہ فردوس میں ہمارا ہم نشین ہوگا۔"

حدیث سی و دوم:۔ مجھے ابو طاہر نے کہا کہ مجھے شیخ احمد نخلی نے بتایا کہ شیخ

المشرفة وان يجتمع عند السّادة الخلوتية بعد التهجد فيقرؤا الورد بقراءتي وكنت اميل بقلبي الى طريقة السّادة النقشبندية فثقل على مخالفة الشيخ عيسى و صعب على الحال فاستخرت الله تعالى وتوسلت بسيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فبشرنى الله تعالى فى ذلك العام زيارة النبى صلى الله عليه وسلم فلمّا وصلت الى المدينه المشرفة نمت فى يوم الجمعة قبل الصّلوة فرأيت فى المنام كانى فى روضة الشريفه من جهة رأس النبى صلى الله عليه وسلم قبالة الباب الذى بين المحراب والقبر فاذا انا ارى النبى صلى الله عليه وسلم هو والخلفاء الاربعة رضى الله تعالى عنهم من جهة القبلة فى زيارة سيدنا امير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله عنه التى زادها فى المسجد فبادرت مسرعا الوصول الى النبى صلى الله عليه وسلم فقبلت يده الشريفة ثم

عیسٰی بن کنان خلوتی نے مجھے حکم دیا کہ میں مکہ معظمہ میں ان کا خلیفہ مقرر کیا جاؤں تاکہ سادات خلوتیہ نماز تہجد کے بعد جمع ہو کر میری زیر توجہ درود و وظیفہ پڑھا کریں۔ چونکہ میں حضرت نقشبند کا پیرو کار تھا۔ یہ حکم میرے لئے گراں گزرا۔ میں بڑا پریشان خاطر رہنے لگا۔ میں نے اللہ سے استخارہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ طلب کیا۔ اسی سال مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ مدینہ منورہ میں نماز جمعہ سے پہلے میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں روضۂ منورہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے اس طرف ہوں جہاں سے محراب مبارک اور روضۂ مقدس کا درمیانی دروازہ کھلتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہار خلفاء کے پاس تشریف فرما ہیں۔ میں قبلہ کی طرف سے جہاں حضرت عثمان تشریف فرما تھے۔ آگے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا کر

ایدی الخلفاء واحداً بعد واحد فلما تممت اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الیمنی وردنی الی الروضۃ الشریفۃ والخلفاء معہ واذا ھناک سجادۃ جدیدۃ مثل الذی یصلی علیہا الامام فی المحراب مبسوطۃ عند راس القبر الشریفۃ محاذیۃ للصف الاول فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ سجادۃ الشیخ تاج اجلس علیہا وھذا الشیخ تاج رح ونفعنا بہ فی الدنیا والاخرۃ کان ولیاً للہ عارفا بہ اقام بمکۃ المشرفۃ الی حلول الف واربعین من الھجرۃ مدۃ مدیدۃ ومات بہ قال الشیخ احمد النخلی فھذہ مشیخۃ منہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خاصۃ وان کان ھو صلی اللہ علیہ وسلم شیخا لجمیع المومنین والبس النخلی الخرقۃ الشیخ ابی طاھر واجازلہ والبس ابو طاھر الخرقۃ لھذہ النفیر واجازلہ ۔

دست بوسی کی سعادت حاصل کی اور پھر صحابہ کرام کو ایک ایک مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ جونہی میں دست بوسی سے فارغ ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شفقت سے میرا ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیا اور تمام خلفاء کے ساتھ روضۂ منورہ کی طرف پھرا میں نے وہاں ایک ایسا مصلّٰی بچھا ہوا دیکھا جس پر امام محراب میں نماز پڑھتا ہے۔ اور روضۂ مقدس کے سرہانے بچھا ہوا تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ مصلّٰی شیخ تاج رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس پر بیٹھ جاؤ۔ شیخ تاج رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی اللہ اور عارف باللہ تھے۔ جن کی وجہ سے عوام کو دنیا و آخرت میں بڑا فیض ملا ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں ایک لمبا عرصہ سنہ ۱۰۴۰ھ تک قیام پذیر رہے اور وہیں واصل بحق ہوئے۔ شیخ احمد نخلی کا بیان ہے کہ یہ خاص مشیخیت ہے جس کی اجازت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے حقیقت یہ ہے

الحدیث الثالث والثلثون:۔ اخبرنی الشیخ ابوطاہر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی قال اخبرنا الشیخ السید السند احمد بن عبد القادر قال اخبرنا الشیخ جمال الدین القیروانی عن شیخہ الشیخ یحیی الخطاب المالکی قال اخبرنا عمی الشیخ برکات الخطاب المالکی عن والدہ عن جدہ الشیخ محمد بن عبد الرحمن الخطاب شارح مختصر الخلیل قال مشینا مع شیخنا العارف باللہ تعالٰی الشیخ عبد المعطی التونسی لزیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قربنا من الروضۃ الشریفۃ ترجلنا الشیخ فجعل عبد المعطی یمشی خطوات ویقف حتی وقف بجاہ القبر الشریف فتکلم کلام لم نفہمہ فلما انصرفنا سألناہ عن وقفاتہ فقال کنت اطلب الاذن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدوم علیہ فاذا قال لی اقدم قدمت ساعۃ ثم وقفت

کہ آنحضرت تمام امت مرحومہ کے شیخ ہیں۔ شیخ احمد نخلی نے شیخ ابوطاہر کو خرقہ خلافت عطا کیا اور اجازت بیعت عنایت کی۔ شیخ ابوطاہر نے اس فقیر کو اس کی اجازت دی تھی۔

حدیث سی و سوئم:۔ مجھے شیخ ابوطاہر نے بتایا کہ مجھے شیخ احمد نخلی نے جنہوں نے شیخنا سید السند احمد بن عبد القادر جنہیں شیخ جمال الدین قیروانی جنہیں اپنے پیر شیخ یحیی خطاب مالکی جنہیں اُن کے چچا شیخ برکات خطاب جنہیں اپنے والد شیخ محمد بن عبد الرحمان خطاب (جنہوں نے "مختصر الخلیل" کی شرح لکھی تھی) بتایا کہ ہم اپنے پیر شیخ عارف باللہ شیخ عبد المعطی تونسی کے ہمراہ نبی علیہ السلام کی زیارت کو روانہ ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو پیادہ پا ہو گئے۔ شیخ عبد المعطی کا یہ حال تھا کہ چند قدم چل کر پھر رک جاتے۔ حتیٰ کہ روضۂ اقدس کے قریب پہنچے تو اس انداز سے کلام کرنے لگے جو ہمارے فہم سے باہر تھی۔ واپسی پر ہم نے ان کے ٹھہرنے اور یوں گفتگو کرنے کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے

ھکذا حتیٰ وصلت الیہ فقلت یا رسول اللہ امارواہ البخاری عنک صحیح فقال صحیح فقلت لہ ادویہ عنک یا رسول اللہ قال ارووہ عنی وقد اجاز الشیخ عبد المعطی نفعنا اللہ تعالیٰ بہ الشیخ محمد الخطاب ان یرویہ عنہ وھکذا کل واحد اجاز من بعدہ واجاز سید احمد بن عبد القادر النخلی برویہ عنہ بھذا السند واجاز النخلی لابی طاھر واجاز ابو طاھر لنا قلت و وجدت ھذا الحدیث بخط الشیخ عبد الحق الدھلوی باسنادلہ عن الشیخ عبد المعطی بمعناہ وفیہ فلما فرغ من الزیارۃ وما یتعلق بھا سألی ان یروی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح البخاری وصحیح مسلم نسمع الاجازۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر صحیح مسلم ایضاً

بتایا کہ میں حضور علیہ السلام سے حاضری کی اجازت چاہتا تھا۔ جب اجازت مل جاتی تو میں آگے بڑھتا۔ اور اس طرح میں حاضر روضۂ اقدس ہوا۔ میں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا، یا رسول اللہ! امام بخاری نے آپ سے جتنی احادیث روایت کی ہیں کیا سب صحیح ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں صحیح ہیں! پھر میں نے عرض کی کیا میں ان احادیث کو آپ کی طرف روایت کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں! شیخ عبد المعطی نے شیخ محمد خطاب کو یہ احادیث روایت کرنے کی اجازت دے دی۔ اسی طرح سارے بزرگوں نے ایک دوسرے کو روایت کرنے کی اجازت دی۔ سید احمد بن عبد القادر نے نخلی کو حضرت نخلی نے ابو طاہر رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث روایت کرنے کی اجازت دے دی۔ حضرت ابو طاہر نے مجھے اجازت دی۔ مجھے شیخ عبد الحق دہلوی کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک مجموعہ احادیث ملا۔ انہوں نے اس سند کو بھی ساتھ ہی بیان فرمایا ہے

الحديث الرابع والثلثون: اخبرنا ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلي عن البابلي عن سالم عن النجم الغيطي عن الشمس محمد بن محمد بن العثماني انه رای النبی صلی الله علیه وسلم فی النوم فی مکة وقرأ علیه اول سورة النحل فاجازه کل لروایة سورة النحل وسائر القرآن واجاز لنا ابو طاهر

الحدیث الخامس والثلثون: شابکنی السید عمر بن بنت الشیخ عبد الله بن سالم وقال شابکنی جدی وقال شابکنی الشیخ محمد بن محمد السلیمان وقال شابکنی فمن شابکنی دخل الجنة اذ بذلك شابکنی شیخنا الجزائری وبذلك شابکه ابو عثمان المقری وبذلك شابکه سید احمد حجی بذلك شابکه ابو سالم التازی عن سیدی صالح الزواوی عن عز الدین بن جماعة عن الشیخ محمد شیرین عن الشیخ سعد الدین

شیخ عبد الحق دہلوی نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے کی سند تحریر کی ہے۔

حدیث سی وچہارم: ہمیں شیخ ابو طاہر نے بتایا۔ انہوں نے شیخ احمد نخلی سے روایت کیا اور شیخ احمد نخلی نے بابلی سے انہوں نے سالم سے اور جناب سالم نے نجم غیطی سے انہوں نے شمس محمد بن محمد عثمانی سے بیان کیا کہ آپ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ میں زیارت کی۔ اور آپ کے سامنے سورۂ نحل پڑھی۔ حضور علیہ السلام نے انہیں سورۂ نحل اور تمام قرآن پاک کی اجازت عنایت فرمائی اور ہمیں شیخ ابو طاہر نے اجازت عطا فرمائی۔

حدیث سی وپنجم: سید عمر بن بنت شیخ عبد اللہ بن سالم نے شابکہ فرمایا

زعفرانی عن والدہ محمود الزعفرانی عن ابی بکر السواسی وناصر الدین علی بن ابی بکر ذی النون المليطی وهما عن محمد بن اسحٰق القونوی عن الشیخ الاکبر محی العربی عن الشیخ احمد بن مسعود شداد المقری الموصلی عن الشیخ علی بن محمد الحائکی الباهری عن الشیخ ابی الحسن الباغوزائی قال رأیت رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی المنام فشبك اصابعه باصابعی وقال یا علی شابکنی فمن شابکنی دخل الجنة ومازال یعد حتی وصل الی سبعة ثم استیقظت واصابعی فی اصابع رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال الشیخ الثانی کذا ینبغی من شابك احدا ان یقول شابکنی فمن شابکنی دخل الجنة ؀

ہوئے بتایا کہ میرے دادا نے میرے ساتھ مشابکہ[1] فرمایا۔ اور ان سے شیخ محمد بن محمد سلطان نے مشابکہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جو مجھ سے مشابکہ کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کیونکہ میں نے اسی یقین دہانی کے ساتھ میرے پیر جزائری نے ابو عثمان منتری اور انہوں نے سید احمد نحجی سے اور انہوں نے سید ابو سالم تازی اور انہوں نے سید صالح زواری اور انہوں نے عز الدین بن جماعت اور انہوں نے شیخ محمد شیر بن انہوں نے شیخ زعفرانی انہوں نے اپنے والد محمود زعفرانی انہوں نے ابو بکر سواسی انہوں نے ناصر الدین بن ابو بکر ذوالنون ملیطی سے اور ان دونوں نے محمد بن اسحاق قونوی سے اور انہوں نے شیخ اکبر محی الدین عربی سے انہوں نے شیخ احمد بن مسعود شداد مقری موصلی سے انہوں نے شیخ علی محمد حائکی باہری سے انہوں نے شیخ ابو الحسن باغوزائی سے جنہوں نے فرمایا کہ "میں نے

---

[1] مشابکہ۔ مصافحہ کرنے کا ایک انداز ہے۔ دونوں ملاقات کرنے والے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ازرہ محبت ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسا لیتے ہیں اور یوں باتیں کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

الحدیث السادس والثلثون :- شافہنی ابوطاھر عن ابیہ الشیخ ابراھیم الکردی عن الشیخ احمد القشاشی عن اخیہ فی الطریق الشیخ احمد القُلقَشَندی المیقاتی انہ رأی فی المنام انہ دخل مع شیخہ الشیخ احمد الشناوی الحجرۃ الشریفۃ وسلّما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال القلقشندی فسال شیخنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من اقرب الناس الی اللہ تعالیٰ فقال صلی اللہ علیہ وسلم من استھلک فی اللہ فی ذاتہ وصفاتہ فی صفاتہ قلت ھذا بعینہ مضمون قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ ؛

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے میری انگلیوں میں اپنی مبارک انگلیاں ڈال کر فرمایا۔ علی! مجھ سے مشابکہ کرو!! جو مجھ سے مشابکہ کرتے ہیں۔ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ اس طرح سات شخصیتوں تک گنتے گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ حالانکہ میری انگلیاں حضورؐ کی انگلیوں کے درمیان پھنسی ہوتی تھیں۔" شیخ تازی فرماتے ہیں۔ جو بھی کسی سے مشابکہ کرے اسے ایسا ہی کہنا چاہیئے کہ جس نے مجھ سے مشابکہ کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث سی و ششم :- مجھے ابوطاہر نے مشافہ کرایا۔ انہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی اور انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے اور انہوں نے اپنے پیر بھائی شیخ احمد قلقشندی میقاتی سے (رحمہم اللہ علیہم) انہوں نے بتایا کہ وہ خواب میں اپنے پیر شیخ احمد شناوی کے ساتھ نبی علیہ السلام کے حجرہ شریفہ میں داخل ہوئے۔ دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ قلقشندی نے کہا کہ ہمارے پیر نے

الحدیث السابع والثلثون:۔ شافھنی ابوطاھر عن ابیہ قال اروی سورۃ الفاتحہ واوائل البقرۃ عن القشاشی بقراءتہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام ؛

الحدیث الثامن والثلثون:۔ شافھنی ابوطاھر عن ابیہ قال اروی سورۃ اِذَا زُلْزِلَت عن الفقیہ المقری الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی بقراءتہ فی المنام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سماعہ لہا منہ صلی اللہ علیہ وسلم ؛

نبی علیہ السلام سے سوال کیا " یارسول اللہ! خدا کا سب سے زیادہ مقرب کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو شخص اپنی ذات و صفات کو اس کی ذات وصفات میں فنا کر دے۔ میں نے کہا کہ یہ مضمون نبی علیہ السلام کی حدیث کے عین مطابق تھا۔ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ، الحدیث

حدیث سی و ہفتم:۔ مجھ ابوطاہر نے اپنے والد سے مشافہ کرایا تو آپ نے فرمایا میں نے سورۂ فاتحہ اور اول سورۂ بقرہ کا قشاشی سے ویسے ہی پڑھے تھے جس طرح انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں پڑھے تھے۔

حدیث سی و ہشتم:۔ مجھے ابوطاہر نے اپنے والد محترم سے مشافہ کرایا۔ انہوں نے بتایا کہ میں سورہ اذا زلزلت ویسے ہی روایت کرتا ہوں جس طرح فقیہہ المقری نے شیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی نے خواب میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پڑھا تھا۔

الحديث التاسع والثلثون :- شافهني ابوطاهر عن ابيه قال اروی سورۃ الکوثر سماعًا وقراءۃ من العارف باللّٰہ الشیخ محمد بن محمد الدمشقی بسماعہ وقراءتہ لہا فی المنام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؛

الحدیث الاربعون :- اخبرنی ابوطاہر عن ابیہ علی القشاشی عن الشناوی عن والدہ عن الشعراوی عن شیخ الاسلام زکریا عن شرف الدین ابوالفتح المراغی عن شرف الدین اسمٰعیل الجبرتی الزبیدی العقیلی عن علی بن عمر الوانی عن استاذ التحقیق الشیخ محمد بن علی بن عربی انہ قال فی المبشرات رأیت وانا بمکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین باب الجیاد

حدیث سی و نہم :- مجھے ابوطاہر نے اپنے والد سے مشافہ کرایا تو انہوں نے بتایا کہ میں سورۂ کوثر سماعًا و قراءتًا ویسے ہی بیان کرتا جیسے میں نے عارف باللہ شیخ محمد بن محمد دمشقی سے جنہوں نے خود خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

حدیث چہلم :- مجھے ابوطاہر نے بتایا اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا جنہوں نے اس اسطون سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، قشاشی ــ شناوی ــ شعراوی شیخ الاسلام زکریا ــ شرف الدین ابوالفتح المراغی ــ شرف الدین اسمٰعیل جبرتی زبیدی عقیلی ــ علی بن عمر الوانی ــ استاذ التحقیق شیخ محی الدین محمد بن علی بن عربی ــ انہوں نے بتایا کہ مبشرات مکہ حضور علیہ السلام کو خواب دیکھا آپ اس وقت باب جیاد اور باب حزورہ کے درمیان تشریف فرما تھے اور محمد بن خالد الصدفی ابلستانی آپ سے بخاری شریف پڑھ رہے تھے ، بخاری کے اختتام پر مجلس برخاست ہوئی تو نبی علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر رکن یمانی کی طرف منہ کر کے کہا اللّٰہم سمعنا خیرًا و اطعنا ، اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت عطا کرے اور ہمارے دلوں کو تقویٰ پر رکھے

وباب الخرورة ومحمد بن خالد الصدفی التلسنانی یقرأ علیہ کتاب البخاری فلما اکمل
المجلس اخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ واستقبل الرکن الیمانی فقال
اللّٰھم اسمعنا خیرا واطلعنا ورزقنا اللہ العافیۃ واذا مالنا وجمع اللہ قلوبنا علی
التقویٰ ورفقنا لما یحب ویرضیٰ فھذہ اربعون حدیثا من المبشرات نیسر جمعہا
فی ھذہ الرسالۃ بعون اللہ ونلحقہا خاتمۃ اخبرنی سیدی الوالد انہ رای فی
المنام سیدنا زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام فلقنہ الزکریا باسم الذات علی وفقہ
الطریقۃ النقشبندیۃ ولقنی کما لقنہ رأیت فی المنام قوما تشاجروا فیما بینہم
وتضاربوا وتشاتموا وتمثل حالھم ذلک حیوانا شبیھا بالنصب فاخذت قصبۃ

جو اسے محبوب ہیں ان سے ہماری رفاقت ہو اور جن پر وہ راضی ہے ہم اس سے راضی ہیں۔
یہ چالیس احادیث مبشرات ہیں جنہیں ہم نے اس مختصر سے رسالے میں جمع کر دیا ہے
یہ سب اللہ کے فضل و کرم سے ہوا ہے۔

خاتمہ: میرے والد مکرم نے مجھے بتایا کہ انہوں نے خواب میں حضرت زکریا
علیہ السلام کو دیکھا۔ آپ نے میرے والد کو اسم ذات کا سبق دیا۔ یہ انداز تعلیم طریقۂ نقشبندیہ سے
ملتا تھا۔ میرے والد محترم نے اسی طرح مجھے تلقین کیا جس طرح حضرت زکریا علیہ السلام سے
حاصل کیا تھا۔ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ چند اشخاص آپس میں جھگڑ رہے ہیں
معاملہ ضرب و شتم تک جا پہنچا ہے اور حیوانیت کا غلبہ ہو چکا ہے۔ یہ حیوانیت مجھے خنزیر
کی شکل میں دکھائی دی۔ ایک لاٹھی لے کر میں نے اسے مارنا چاہا۔ میں نے اس کا تعاقب کیا تو رک کر
کہنے لگا۔ اگر تم نے مجھے مار دیا تو میری قوت مختلف حیوانوں کے روپ میں ظاہر ہو جائیگی
اور برائیاں پھیل جائیں گی۔ میں اس کی اس بات کے رعب میں آگیا۔ میں نے حضرت

لا قبل بها واشتدت خلفہ فالتفت الی ان قتلتنی تمثل الشرجبوانا اشد خبثا
منی فرعبت منہ والتجأت الی سیدنا لوط علیہ السلام فحدث معی ساعۃ و
آنسنی حتی ذھب عنی ماکنت اجد فی نفسی وکان من جملۃ حدیثہ حینئذ
ان قال انما کنا معشر الرسل نھی الامم عن مثل ھذہ الشرور التی اذا وجدت
لاتزول ابدا انما تنقلب من طور الی ھور ومن صورۃ الی صورۃ وعند ھذا انتھت
الرسالۃ والحمد للہ اولا واخرا وظاھرا وباطنا ٭ تمت بعون اللہ الملک الوھاب
والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد البشیر بالثواب والنذیر بالعقاب وعلی آلہ
واصحابہ الذین وعدوا بیسیر الحساب واوتوا الحکمۃ وفصل الخطاب ٭

لوط علیہ السلام سے التجا کی تو آپ نے لمحہ بھر مجھ سے باتیں کیں، پیار کیا تو میرے دل سے
خوف اور رعب جاتا رہا اور آپ نے یہ بھی فرمایا :-

انما کنا معشر الرسل نھی الامم عن مثل ھذہ الشرور التی اذا وجدت لاتزول ابدا
انما تنقلب من طور الی ھور ومن صورۃ الی صورۃ -

ان الفاظ پر ہم رسالے کو ختم کرتے ہیں۔ والحمد للہ اولاً واخراً وظاھراً وباطنا "

تمـــــــام شـــــــد

کتبہٗ عبدالغفور جمیل مقبولپوری

تصوف کی معرکتہ الآرا نایاب کتاب چھپ گئی

انتباہ!

فی سلاسل اولیاء اللہ

از تصنیف: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب میں قادری، نقشبندی، سہروردی، چشتی اولیاء اللہ کے مبارک سلسلوں کے علاوہ نفس کی اصلاح و دیگر مسائل طریقت و مختلف وظائف و معمولات کا بیان ہے۔ اور پیری مریدی کے آداب کشف قبور، ختم خواجگان، حزب البحر، دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ اور اور فتحیہ کا ذکر ہے۔ یہ کتاب بہت عرصہ سے نایاب تھی۔ پاکستان میں کتب خانہ علویہ رضویہ نے بڑے اہتمام سے اس کو شائع کیا ہے۔ کتاب کے ایک کالم میں لفظ بہ لفظ اصل فارسی اور دوسرے کالم میں اسکا اردو ترجمہ ہے۔ کتابت و طباعت نہایت دیدہ زیب سائز کلاں صفحات ۱۸۴ ہدیہ غیر مجلد تین روپے مجلد چار روپے۔

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ (جلد دوم)

تصنیف لطیف:- اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی، رضی اللہ عنہ، زیر طبع ہے

جو ہندو پاک میں نایاب تھی۔ اس جلد میں کتاب الطہارۃ و کتاب الصلوٰۃ کے ۳۸۸ فتاوی اور سات رسائل شامل ہیں۔ ہم اسے زر کثیر صرف کرکے بڑے خوبصورت انداز میں شائع کر رہے ہیں۔ شائقین علم حضرات کے لئے بے بہا خزانہ ہے۔ عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو رہی ہے۔

ملنے کا پتہ

کتب خانہ علویہ رضویہ مسجد نوری حنفیہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

آپ کے مطالعہ کے لئے نایاب دینی کتابیں

نام کتاب	قیمت روپے	نام کتاب	قیمت روپے
فتاوی رضویہ جلد اول	۱۷/-	نزہۃ الخاطر الفاطر (زیر طبع)	
" " دوم زیر طبع	۱۵/-	طبقات ابن سعد مکمل	۳۰۰/-
" " سوم	۲۵/-	تاریخ الخلفاء (اردو)	۱۲/-
المنجد (عربی)	۴۵/-	الدولۃ المکیۃ مجلد	۴/-
شفاء قاضی عیاض (عربی مجلد)	۱۵/-	حدائق بخشش مکمل	۳/-
" " " اردو	۸/-	انجیل برنباس (عربی)	۲۵/-
طبقات اولیاء (امام شعرانی) عربی	۱۵/-	" (اردو) زیر طبع	
" " " اردو	۱۳/-	اطیب البیان	۴/-
الابریز (عربی)	۱۵/-	انوار الاصفیاء	۲/-
" (اردو)	۱۲/-	سفینۃ الاولیاء	/-
مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی		الانسان کامل (اردو)	/-
جلد اول (فارسی)	۱۵/-	بہجۃ الاسرار (عربی)	/-
" " جلد دوم	۲۱/-	" (اردو)	/-
" " جلد سوم	۲۴/-	آیات بینات ہر دو جلد رد شیعہ	/-

ملنے کا پتہ: مکتب خانہ علویہ رضویہ مسجد نوری حنفیہ ڈجکوٹ روڈ لائل پور

28

مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

دُرُّ الثمین

DATA ENTERED

فی مُبشراتُ النبیّ الامین

تصنیف لطیف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بالحواشی

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی

الناشر

کتب خانہ علویہ رضویہ
مسجد نوری ڈجکوٹ روڈ
لائلپور

قیمت ایک روپیہ بیس پیسے

Marfat.com